www.novelsclubb.com
ایک دادی سب پہ بھاری
ناولز کلب
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

ایک دادی سب پہ بھاری

عید اسپیشل

www.novelsclubb.com

"افوہ! پتا نہیں یہ ہر سال عید سے پہلے تفصیلی صفائیاں کرنے کا ٹرینڈ کس نیک بخت کی ایجاد ہے۔ جسے خوش اسلوبی سے پورا کرنے اور ہر سال ہی عملی جامہ پہنانے کے لئے پہلے تو سارا سال غافل رہو۔۔ خوب زبردست قسم کی نظراندازی اور مکمل کام چوری دکھا کر کونوں کھدروں میں جمع ہوئے کوڑے سے قطع تعلق رہو اور پھر عید کے قریب لگ جاؤ جی کمر کس کے صفائیوں میں۔۔ میں تو کہتی ہوں، ہمیں اس سال لازماً دھرنا دینا چاہیے تھا دادو کے کمرے کے دروازے پر۔۔ کہ یہ گلابوں (ملازمہ) کو کیوں رکھا ہوا ہے کام پر۔ جب یہ کام ہم ہی سے کروانے ہوتے ہیں۔۔"

اذنہ اس وقت کمر پر چنری کسے صحن کے وسط میں اسٹول پر چڑھی ہوئی تھی اور بے تحاشا بگڑے موڈ کے تحت چھت سے لٹکے پنکھے کو رگڑ رگڑ کر مٹی کے داغوں سے پاک کرنے کی محنت کرتی خود بھی احتجاج پر کمربستہ تھی۔۔

اس کے منہ سے بظاہر شائستہ مگر جلی کٹی روداد پر زوبیہ نے تیکھی گھوری ماری۔۔

اذنہ کے کھلنڈرے پن اور کاہل فطرت سے کون بھلا ناواقف تھا۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ بذات خود بھی اس وقت دادو کے حکم پر جالے صاف کرنے میں مدغم تھی۔۔

جالوں کا جھانبا تو آدھے میں ہی ٹوٹ کر دم توڑ گیا تھا۔۔ مگر پھر بھی زوبیہ میڈم اپنے اینٹک دماغ سے ایک عدد جگاڑی آئیڈیا بطورِ اہتمام لائے وائپر کا ڈنڈا نکال اس کے سرے پر جھاڑو کس کے باندھے بڑی ہی مہارت سے جالوں کا بائیکاٹ کرتی جا رہی تھی۔۔

ساتھ ساتھ پچھلے ڈیڑھ گھنٹے سے صحن کے دو پنکھوں پر اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لاتی اذنہ کے منہ سے عید کی صفائی پر تپے تپے جملے سن آدھی سے زیادہ عاجز آ چکی تھی۔۔

اذنہ کو کوئی کام بول دیا جائے اور وہ بنا احتجاجی کاروائیوں کے چپ چاپ کر دے۔۔ ایسا آج تک ہوا نہیں تھا۔۔ جواب ہوتا۔۔

اونہوں! ناممکن۔۔۔

www.novelsclubb.com

ارے تم دونوں ابھی تک فارغ نہیں ہوئی۔۔ "

دیکھو سحر اور میں نے کچن کیسے چمکا دیا ہے۔۔ آج تو دادو ہماری کارکردگی دیکھ باغ باغ ہو جائیں گی اور ہماری اکلوتی ملازمہ گلابو بھی۔ آخر کو اسے ہر سال کی طرح اس سال بھی کچھ نہیں کرنا پڑے گا۔۔ دادو نے ہر بار کی طرح اپنی سگھڑ سیانی اور عقلمند پوتیوں کو جو آڑھے ہاتھ لے لیا

ہے۔۔"یہ سونیا تھی۔۔جسے ہر بات میں اپنی تعریفیں ہانکنے کی بڑی عادت تھی۔۔بات کوئی بھی ہوتی وہ باتوں کا رخ اپنی تعریف کی سمت گھما ہی لیتی تھی۔۔اور اپنی بڑائی کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتی تھی۔۔اب بھی سحر کے ساتھ کچن سے باہر قدم رکھتے ہی بے حد شاہانہ انداز میں اپنا انجام پذیر معرکہ ان کے گوش گزار کیا اور قدرے اٹھلا کر ان دونوں کی سست رفتار پر چوٹ کر لگے ہاتھ خود سمیت ان کی بھی حوصلے افزائی کم دلجوئی کی تھی۔۔

سحر تو ان دونوں کی گرمی اور کام کی زیادتی سے بے حال ہوئی حالت پر ہنسی ضبط کرتی ہوئی گیلے ہاتھ پونچھتے ہوئے آرام سے صوفے پر پھیل بیٹھی تھی۔۔

جبکہ زوبیہ کو چھوڑ اذنہ نے تڑپ کر سونیا کی بات پر نقطہ اعتراض اٹھایا۔۔

"ہاں ہاں۔۔۔ہمیشہ ہر سال کی طرح تم دونوں نے سب سے آسان کام جو اپنے حصے میں لیا ہے۔۔تو ہونا ہی تھا جلدی۔۔ذرا یہ پنکھے اور جالے صاف کر کے دکھاؤ تو لگ پتا جائے گا۔۔"

اذنہ میں یک دم ہی لڑاکا طیارے کا نزول ہوا تھا۔۔تاک کر جلتے بھنتے ہوئے سونیا کا پہلا جملہ ہی اچک کر اچھی خاصی سنا دی۔۔۔اور اس سے پہلے ہی سحر اپنی پارٹنر سونیا سے اذنہ کو مقابلہ کرتے دیکھ کوئی جوابی کاروائی کر پاتی دادو کے قدم اپنے حجرے سے باہر پڑتے دیکھ جو سکون سے پھیل کر صوفے کی شان بڑھا رہی تھی ایک دم سے اسپرنگ کی طرح اچھل کر کھڑی ہو گئی۔۔

ایک دادی سب پہ بھاری۔۔۔

ان کی آمد ہی حلق خشک کر دیتا تھا سحر کا۔۔۔ باقیوں کا تو پتا نہیں۔۔ مگر سحر تو ان کے سخت کڑک دار کڑیل لہجے سے بڑی خائف رہتی تھی اور ہر وقت کنی کترائے بھی۔۔ مگر دادو کی نظر پھر بھی سب سے پہلے اسے ہی کاٹتی تھی۔۔

سونیا، زوبیہ اور اذنہ ان کی آمد سے بے خبر اپنی جنگ میں مصروف تھیں۔۔ سحر نے ہوائیاں اڑے چہرے سے ان تینوں کو روہانسا ہو کر دیکھا۔۔اپنی ہڑبڑی میں وہ ان بدبختوں کو الرٹ سگنل بھی نہ دے پائی تھی۔۔اب تو سن پڑتے حواسات سے جو ایک بات اس کے ذہن میں گردش کرنے لگی وہ یہی تھی کہ ان کی شامت اب آئی کے آئی۔۔

بے اختیار خوف سے جھرجھری سی لیتے ہوئے اس کے کان گرم ہوئے تھے۔۔دل تیزی سے دھڑکا اور خطرے کا الارم بجا۔۔

اوہو کونسا آسان کام۔۔۔؟ ذرا تم لوگ کچن صاف کر کے دکھاؤ تو میں بھی مانوں۔۔۔اتنے" سارے کیبنٹ اور وہ بھی اندر سے خالی کر کے ڈپیلی صاف کرنا، سارے نئے پرانے گنتی کے تقریباً آٹھ سو سے زائد برتن نکال کر دھونا جن میں دادو کے جہیز کے بھی کچھ دو ڈھائی سو شامل کر لو۔انھیں دھو سکھا کر پھر سے سیٹ کر کے رکھنا۔جالے اتارنا، چولہا صاف کرنا، فریج اور تو

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اور کیبنٹ کے اوپر پورے سال کی جمی دھول، سنک، فرش اور باقی مصالحہ جات کے چھوٹے بڑے جار اور پھر پچھلی سائیڈ کے واشنگٹن ایریا کو بھی تیزاب ڈال کر رگڑنا پڑتا ہے۔۔۔اور پھر جب اچانک پانی ختم ہو جائے تو موٹر چلا کر ٹنکی بھرنے کا انتظار کام سے ہاتھ روک کر کرنا کوئی اتنا آسان کام ہے۔۔ تم خود تو دو گھنٹے سے صرف یہاں کے دو پنکھے صاف نہیں کر پائی۔۔ ہمارا وقت سے پہلے کام ختم کر کے فارغ ہو جانا برداشت نہیں ہو رہا تم سے۔۔ ہونہہ!"

سونیا کے تیز چلتے ہاتھوں کے ساتھ ساتھ زبان بھی بڑی تیز چلتی تھی۔۔ جس پر وہ اکثر و بیشتر دادو سے اچھی خاصی عزت افزائی بھی کرایا کرتی تھی۔۔

مگر بے سود۔۔۔۔

ایک وہ ہی واحد تھی اس وڑائچ فیملی میں جو ایک کان سے سن کر دوسرے سے نکال دینے میں ایک سکینڈ نہیں لگاتی تھی۔۔

اب بھی پیچھے کھڑیں دادو اس کی گل افشانی پر اپنے موٹے نظر کے چشمے کے پیچھے گھورتی ترچھی نظروں سے آنکھیں ماتھے پر سجا چکی تھیں۔۔ سحر کا سانس سوکھ گیا۔۔انھیں روکنا چاہا مگر اب کیا ہو سکتا تھا۔۔جب مصیبت سر پر پہنچ چکی تھی۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہاں ناسونی۔۔ کتنا محنت طلب کام ہوتا ہے کچن کا۔۔ پچھلے سال تمہاری اور میری ڈیوٹی لگی تھی کچن میں۔۔ بھئی بہت محنت کش کام ہوتا ہے۔ میں نے تو سارے گھر کے جالے صاف کر لیئے ہیں۔۔ اور اب فری ہوں۔۔۔ اس سے دو پنکھے ابھی تک صاف نہیں ہوئے۔۔ جبکہ ابھی پورے کمرے بھی رہتے ہیں۔" زوبیہ ایک آخری بچی دیوار پر تیزی سے ڈنڈے پر بندھا جھاڑو لہراتی ہوئی اطمینان سے صوفے سے اتری اور ڈنڈا ایک طرف پھینک کر اذنہ پر طنز کرتی بے نیازی سے ہاتھ جھاڑے۔۔ یہ اس بات کا اشارہ تھا کہ وہ اب بالکل فری ہے۔۔

اس کے طعنے پر اذنہ نے بلبلا کر اسے کینہ ساز نظر سے گھورا۔۔۔

"ہاں تو ٹھیک ہے۔ اس بار تو کر رہی ہوں میں یہ کام۔۔۔ اگلی بار سب اپنا اپنا پنکھا خود ہی صاف کرنا۔ خدا کی پناہ کوئی قدر ہی نہیں میری۔۔ مفت کی نوکرانی مل گئی ہے۔۔ دادو بہت ناانصافی کرتی ہیں ویسے۔۔ یہ سارے کام تو گلابو کے کرنے والے ہیں۔۔ پھر بھی ہر بار وہ ان کاموں کے لیے اپنی چاروں پوتیوں کو گھسیٹ لیتی ہیں۔۔ آخر کو ہر ماہ گلابو کس کام کی سات ہزار تنخواہ لیتی ہے۔۔ روز ہی سامنے سے صفائی کر کے یہ جا وہ جا ہوتی ہے۔۔ میرے پلنگ کے نیچے کچرے کا بسیرا مہینوں سے ہے۔۔ ابھی کل کی ہی بات ہے۔۔ میں نے کہا سامنے سے جھاڑو لگا رہی ہو۔۔ ذرا پلنگ کے نیچے سے بھی ہاتھ مار لو۔۔۔ تو کہنے لگی۔۔ یہ کام اس کا نہیں۔۔ بلکہ ہمیں

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کیا ضرورت ہے دادو سے چوری چھپے راتوں کو جاگ کر ہارر فلمز دیکھتے ہوئے چپس کھا کر پیکٹ نیچے چھپانے کی۔۔ڈسٹ بن کس لیئے بنے ہیں۔۔اس کو نادادو نے ہی سر چڑھا رکھا ہے۔جو ایسے جواب دیتی ہے۔۔میرے بس میں ہوتا تو۔۔۔"

وہ بھی بالآخر پنکھے کی جان بخش کر اسٹول سے کود کر اتری اور پشت پر ایستادہ دادو سے بے خبر فراٹے سے چلتی زبان کے جوہر دکھائے بالخصوص ملازمہ کی شکایت کرتی دادو سے چوری چھپے رہر چرات تک ڈراؤنی فلم دیکھتے ہوئے چپس کھانے کا راز بھی فاش کر چکی تھی۔۔

اس کی غفلت بھری بے وقوفی پر زبان دانتوں تلے دباتی سحر کا رنگ اس راز کے عیاں ہونے پر فق ہوا۔۔

گھبراہٹ سے حلق میں اٹکتی پھانس سے دادو کو دیکھا۔۔

وہ ہنوز اپنی لاٹھی کے سہارے سراپا سماعت کھڑی ان کے راز ملاحظہ فرما رہی تھیں۔۔

اور سحر کو ان کے چہرے کے خطرناک تیور دیکھ گمان ہوا ابھی ان کی لاٹھی ہوا میں لہرائے گی اور اذنہ کے چودہ طبق روشن ہو جائیں گے۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس گلابو کی زبان تھوڑی کنڑول کرنی پڑے گی۔۔اس دن تو مجھے بھی دھمکی لگا رہی تھی کہ " دادو کو بتادے گی ہم نے پھر سے کل درخت پر چڑھ کر کیریاں توڑی ہیں۔اچھا خاصا ہمارے احاطے میں تھا یہ پیڑ۔۔مگر یہ بھی دادو کی ضد پر آدھا پورشن کرائے داروں کو گھر بنا کر دینے کی وجہ سے ہمارا دلبر جانی درخت ان کے حصے میں چلا گیا۔۔ویسے پھر بھی مالک ہم ہیں تو جاگیر بھی ہماری ہی ہوئی نا۔۔ہم چاہیں تو آم توڑیں چاہیں تو جوڑیں۔۔۔پتا نہیں پھر بھی دادو کو ہماری کیریاں توڑ کر کھانا کیوں پسند نہیں۔"

سونیا بھی پیچھے کہاں رہنے والی تھی۔فوراً حصہ لیا۔۔اذنہ کی تائید میں بولی تو ایک اور راز سے پردہ اٹھادیا۔۔کف افسوس ملتے ہوئے سر جھٹکا۔۔سحر کا دل بیٹھ گیا۔

اب اذنہ کے ساتھ سونیا کا بھی حشر بگڑنے والا تھا۔۔وہ بھی ظالم دادو کے ہاتھوں۔۔

!۔۔ایک دادی سب پہ بھاری

سچ کہہ رہی ہو سونی۔۔!میں بھی کافی دنوں سے اس گلابوں کے متعلق یہی سوچ رہی تھی " کہ اس کا دماغ ٹھکانے لگانا چاہیے۔۔کل مجھ سے پانچ سو مانگ رہی تھی۔۔میں نے صاف انکار کردیا تو دھمکانے لگی۔۔تم لوگوں کو کالج سے واپسی پر میں نے پارک میں گھستے دیکھا۔۔اور یہ بھی کہ تم لوگوں نے وہاں جا کر ٹک ٹاک بھی بنائی ہے۔میں دادو کو بتاؤں گی۔۔لو بھلا۔۔بہت

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تیز ہے یہ اور دادو نے ہی اسے سر چڑھا رکھا ہے۔۔مکھے تو یہ سمجھ بھی بعد میں آیا وہ پانچ سو رشوت مانگ رہی تھی۔۔ منہ بند رکھنے کی۔۔ بلیک میل کرنے لگی ہے اب تو سر عام ٹھونک بجا کر۔۔۔میں اور سحر وہاں ٹک ٹاک بنانے جاتے ہیں دادو کو کتنا زہر لگتا ہے لڑکیوں کا ٹک ٹاک بنانا۔۔اب انھیں کون بتائے ہم کونسا پبلک کر کے فاریو پر چلاتے ہیں۔۔شوق کے لئے بنا کر اپنی ہی آئی ڈی میں سیو کرتے ہیں۔۔ لیکن یہ گلابوں۔۔اس کا کچھ سوچ لو ورنہ بہت جلد دادو اسے ہم پر نگران رکھ لیں گی۔۔ پھر گئے ہمارے وہ دن جن میں تھوڑی بہت آزادی مل جاتی ہے۔"

زوبیہ نے لگے ہاتھوں ایک اور راز افشا کر دیا۔۔اور اب تو سحر کے سامنے دن دہاڑے تارے ناچ رہے تھے۔۔اور دماغ تو گویا سن پڑتا ہفت افلاک میں گردش کرنے لگا تھا۔۔

زوبیہ اپنی بے وقوفی سے بے چارہ سحر کا بھی بھانڈا پھوڑ چکی تھی۔۔ سحر نے روہانسی ہو کر اعصاب پست چھوڑ دیئے۔۔اب کچھ نہیں ہو سکتا تھا۔۔ایک ہی دن میں ان کے اتنے کارنامے دادو کے تیز و تند ساعتیں ملاحظہ فرما چکی تھیں۔۔اور ان کی عدالت میں پیشی لگنے سے اب کوئی نہیں روک سکتا تھا۔۔سب نے ہی اپنی اپنی احمقانہ صفت کا بھرپور استعمال کرتے ہوئے پچھلے

www.novelsclubb.com

دنوں کی ہر چھپی حرکتوں کا انکشاف کر کے دادو کے سنگ دلانہ عتاب کو کھلم کھلا دعوت نامی بھیج دیا تھا۔۔اور اب کوئی راہ فرار نہ تھی۔۔

جب اطمینان سے ایک دم خاموش بنا کسی آہٹ کے کھڑیں سب کچھ سن چکی دادو نے سخت کڑا ہنکارا ابھرا تو اذنہ، سونیا اور زوبیہ تینوں ہی کرنٹ کھا کر اچھلتے ہوئے پلٹیں۔ سامنے ہی دادو کا جاہ و جلال دیکھ سانس روکے خوف و استعجاب کے سمندروں میں غوطہ زن ہو گئیں۔۔چہروں کا رنگ سفید اور حالت ایسی گویا کاٹو تو خون نہ نکلے۔۔

دم بخود سی ہو معاً تینوں نے دادو کے عقب میں کھڑی سحر کو دیکھا جسے کب سے سانپ سونگھا ہوا تھا۔۔اور وہ آن کی آن میں ان تینوں کی بھونچکی نظروں کی تاب نہ لاتی غش کھا کر صوفے پر گر پڑی تھی۔۔اور وہ تینوں دادو کا کڑا اور تیکھا انداز دیکھ کر دل ہی دل میں "جل تو جلال تو" کا ورد کر کر خود پر سلامتی بھیجتی اپنی اپنی جگہ پر منجمد کھڑی رہ گئیں۔۔

•••••••••••••••

شام تک بڑی خواتین بازار سے شاپنگ کر اور مرد حضرات کاموں کے بعد منڈی کا بھی دورہ کر آنے کے بعد تھکے ہارے وڑائچ ہاؤس لوٹے تھے۔ جانور تو نہیں خرید لائے تھے۔۔ مگر ہر جانور کی اضافی قیمتوں کا اندازہ ضرور لگا آئے تھے۔۔ جس پر آج بڑے ہی شوق سے کالج کی چھٹی کر

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ان کے ساتھ کمپنی اور پھر اشتیاق سے منڈی جا کر جانور پسند کر آنے کے باوجود المیر اور عباد کا واپسی پر موڈ آف تھا۔ کتنا خوش ہو کر صبح صبح جلدی اٹھ کر ان کے ساتھ جانور خریدنے گئے تھے ۔۔ مگر بڑوں کو پہلے تو جانور پسند نہیں آرہے تھے۔۔ اور پھر جب عباد نے ضد کر کے ایک پسند آئے جانور کی تعریفیں کی۔۔ تو بڑوں کو قیمت پر اچھی خاصی بحث و تکرار کے بعد بھی بات نہ بن پانے پر چھوڑ آنا پڑا۔ عباد کو تو ہر بیوپاری کے پاس ایک جانور پسند آہی جاتا تھا۔ مگر اس کے والد شاکر و ڑائچ جو کہ کفایت شعاری کا دوسرا نام تھے۔۔ وہ قیمتوں کا سن کر ہی کانوں کو ہاتھ لگا لیا کرتے تھے۔۔ بے چارہ عباد ضد اور اصرار کرتا رہ جاتا۔۔ مگر ان کے کانوں پر جوں تک نہ رینگتی۔۔ خوب زبردست قسم کی نظر اندازی دکھا آگے بڑھ جاتے۔۔ عباد کا منہ بن جاتا۔۔

انیس سالہ عباد ابھی تک بھی قربانی کے جانوروں کے معاملے میں اتنا ہی بچکانہ اور معصوم طبیعت کا لڑکا واقع ہوا تھا۔۔

محلے میں سب کے گھروں میں بیل بکرے مہمان بن کر آچکے تھے۔۔ جو شام کے وقت خوب اپنے جانوروں کو لیئے محلے کی سیر کرانے کو نکلتے تو لازماً دوستی یاری میں عباد کر بلا کر اپنے جانور کس شان سے گھماتے ہوئے اس کا دل جلاتے تھے۔ بس وہ ہی اس بار بھی اس خوشی سے محروم تھے۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اب تو اس کے پڑوسی دوستوں نے ان کا مذاق اُڑانا بھی شروع کر دیا تھا۔۔اس پورے محلے میں واحد وڑائچ ہاؤس تھا۔۔ جہاں ہر سال ہی عید کے عین موقعے پر جانور کی آمد ہوتی ہے۔وہ تو جی بھر کر جانور شام کے وقت گھمانے کی حسرت بھی پوری نہ کر پاتے تھے کہ قربان کرنے کی گھڑی آجاتی تھی۔۔

ابھی سب آتے ہی باہر صحن میں چارپائیاں بچھا کر بیٹھے گرمی کے حبس زدہ ماحول کے چھٹنے اور شام کی دھیمی دھیمی مسرور ہواؤں کا لطف اٹھا رہے تھے۔۔

باذوق خاتونِ خانہ نے ان کے آنے سے قبل چائے پانی کا انتظام حسبِ معمول کر لیا تھا۔۔اب صحن میں بیٹھے سب ایک ساتھ شام کی چائے سے لطف اندوز ہوتے دن بھر کی روٹین اور پھر منڈی کے حالات حاضرہ کے ظاہری احوال پر خوب تبصرے چھیڑے ہوئے تھے۔۔ جن میں خواتین کا بھی خاص عملی کردار تھا۔۔اور دادو بھی بڑے سبھاؤ سے بڑے پن کا تاثر دیئے بزرگانہ مشوروں سے نواز رہی تھیں۔۔

عباد تو آتے ہی ناراضگی سے منہ بگاڑتے ہوئے کمرے میں گھس چکا تھا۔۔ جہاں سے اب صبح تک بھی اس کا نکلنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔۔اور المیر سید ھا وڑائچ ہاؤس کی ان چاروں دھماکوں کے کمرے میں چلا گیا تھا۔۔اسے بھی تو کسی کو منڈی میں پیش درپیش واقعات کا تفصیلی منظر نامہ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بیان کرنا تھا۔۔اور وہ کیا جانے وہ چار دھماکے ایٹم بم بنے اس پر پھٹنے کو تیار بیٹھی تھیں۔۔حاشر اور اشعر تو اس وقت کوچنگ سینٹر ہوتے تھے۔۔ورنہ لڑکیوں سے زیادہ دلچسپی انھیں ہی ہوتی تھی۔۔اور پھر قصہ تو کوئی بھی ہوتا وہ خوب متجسس اور مشتاق بیٹھے گھنٹوں سننے کی سکت رکھتے تھے۔۔

"ارے بھئی۔۔یہ ساری بچیاں کہاں غائب ہیں؟کل کی طرح بھاگ بھاگ کر آتے کیا منڈی کا حال نہیں پوچھنا انھوں نے؟"

شاکر وڑائچ اور ذاکر وڑائچ کو اچانک باتوں کے دوران اپنی اپنی شہزادیوں کی فکر محسوس ہوئی تھی۔۔

"ارے ہاں۔۔کہاں ہیں وہ چاروں اماں؟"حسنہ بیگم کو بھی اب خیال آیا تھا۔کہ دو گھنٹوں سے ان چاروں کا شور نہیں گونج رہا تھا گھر کے چار دیواری میں۔۔ورنہ تو سارے وڑائچ ہاؤس میں ان کی شرارتیں ہی رقصاں رہتی تھیں۔۔سوچو نکتے ہوئے دادو کی سمت پلٹ کر استفسار کر لیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اماں نے چاروں کو سزا دی ہے۔ چاروں کو پانچ پانچ سپارے پڑھنے ہیں۔ دس سپارے اماں نے پڑھے ہیں۔۔۔ انھوں نے رات تک بیس پارے پورے کرنے ہیں۔۔ تاکہ کل ہی اماں دعا کروادیں۔۔ پھر خیر سے پانچ دن ہی بچیں ہیں عید کو۔۔"

اماں کی جگہ اسماء بیگم نے سنجیدگی سے جواب دیا تھا۔۔ وہ تو ویسے بھی نفیس طبیعت کی خاتون تھیں۔۔ اور اپنی دونوں بیٹیوں زوبیہ اور سحر کی آئے دن بڑھتی شرارتوں اور الھڑپن سے سخت نالاں رہتی تھیں۔۔ ان کے نزدیک لڑکیوں کو اتنا بے فکر اور لاابالی نہیں ہونا چاہیے۔۔ ان کی ذاتی سوچ لڑکیوں کے دھیمے مزاج، سلیقہ شعار اور رکھ رکھاؤ تک ہی محدود تھی۔۔ سمجھدار اور عقلمند۔۔ مگر ان کی اپنی ہی بیٹیاں اس کے برعکس نکلی تھیں۔۔ جس پر وہ بری طرح عاجز تھیں ۔۔ اور ان کی طبیعت پر یہ بات گراں گزرتی تھی۔۔ اپنی بیٹیوں کی اس قدر بے فکری پر ان کے حول ہی ختم ہونے میں نہیں آتے تھے۔۔ انھیں ان کے سسرال والوں کی ٹینشن ابھی سے لگی رہتی تھی۔۔ وہ چاہتی تھیں وہ اپنی زندگیوں کو اب سنجیدگی سے لینا شروع کریں۔۔ اگلے کچھ سالوں تک انھیں اپنے گھروں کا کرنا تھا تو آگے کیا بنتا ان کا۔۔۔ وہ یہی سوچ سوچ کر پریشان رہتی تھیں اور انھیں تو کم از کم دادو سے سخت گیر برتاؤ اور آئے دن انھیں گھرداری سکھانے میں لگائے رکھنے سے کوئی مسئلہ نہیں تھا۔۔ وہ چاروں ان ہی سے ڈرتی جھکتی تھیں اور ان کی باتوں کو

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

مان کر کسی بہانے سے گھر گرہستی تو سیکھ ہی رہی تھیں۔۔اعتراض تو حسنہ بیگم کو بھی نہیں تھا کہ دادو سونیا اور اذنہ پر سختی کرتی ہیں۔۔ مگر اسماء بیگم سے ان کی سوچ مختلف تھیں۔۔وہ سختی کے معاملے میں بالکل صفر تھی۔۔ میٹھی زبان کی شفیق عورت۔۔۔بہت سبھاؤ اور نرم دل۔۔وہ ان پر سختی سے پرہیز کرتی تھیں۔۔لاڈ پیار زیادہ کرتی۔۔ان کا ماننا تھا بیٹیوں کو والدین کے گھر میں ایک حد تک ہر چھوٹ ملنی چاہیے۔۔اور وہ حدر کھنا انھیں آتا تھا۔۔یہ نہیں تھا کہ گھر داری سکھانے میں چھوٹ دینے والی خاتون تھیں۔۔خود نہیں تو ساس کو کھلی چھوٹ دے رکھی تھی۔۔کہ انھیں گھر داری کے تمام ہنر سکھائیں۔۔اور وہ چاروں بھی موج مستیاں کرتے زندگی کے بھرپور رنگوں میں رنگتے ہوئے اچھی خاصی گھر داری کے گر سیکھ بھی چکی تھیں ۔۔ مگر پھر بھی پتا نہیں کیوں دادو کو کمیاں نظر آ ہی جاتی تھیں۔آئے دن پڑوسیوں کی لڑکیوں کے سگھڑاپے کے قصیدے پڑھنا اور انھیں کھری کھری سنانا ان کا فرض اوّل تھا۔۔لاڈ پیار کے ساتھ ساتھ ان چاروں کو ہی وہ آئے دن کسی نہ کسی بات پر شکایت کرتی اعتراضاں نظر آتی تھیں۔۔اور وہ چاروں خوب دل کڑھا کر جلتی بھنتی کہ دادو کو جانے کیوں ہمسائیوں کی بیٹیوں کی سمجھداری کے حوالے دے کر انھیں سنانا پسند ہے۔۔کیوں انھیں ان کی بیٹیاں خوبیوں کا مجسمہ اور اپنی پوتیاں خامیوں کا مجمع نظر آتی ہیں۔۔

www.novelsclubb.com

دنیا میں آج تک وہ خواتین ایجاد بھی تو نہیں ہوئیں جو کنواری بیٹیوں کی تعریف کریں۔۔

کافی بار تو وہ مایوس بھی ہو جاتی اور پھر جب دادو کو وہ بددل محسوس ہوتیں تو پاس بٹھا کر خوب پیار کرتی سمجھاتی اور انھیں آئسکریم بھی منگوا کر کھلاتی۔۔وہ پھر سے خوش ہو جاتیں اور ساری مایوسی اور بے دلی ہوا ہو جاتی۔۔شاید اسی کا نام زندگی ہے۔۔جب بھی مایوسی آئے تو لات مار کر دور بھگا دو۔۔اور سب کچھ نظر انداز کر کے اپنی من پسند چیزوں کو منگوا کر کھالیا کرو۔۔پھر زندگی میں آگے کے سفر پر روانہ ہو جاؤ۔۔۔زندگی مایوس ہو کر ایک جگہ رکنے کا نہیں۔۔۔نئے سرے سے اٹھ کر چلنے کا نام ہے۔۔نامساعد حالات ہر ایک کی زندگی میں آتے ہیں۔۔جن پر دل کو ٹھیس بھی پہنچتی ہے۔۔مگر یہ فطری بات ہے۔۔قدرت کا اصول ہے۔جو نظر انداز کرنا اور آگے بڑھنا جانتے ہیں وہ کبھی بھی زندگی کی بھول بھلیوں میں گم نہیں ہوتے۔۔وہ کچھ دیر رک کر ایک گہری آہ بھر کر صحیح راستوں کا تعین کر ہی لیتے ہیں۔۔اور پھر وقت ہمارا بہترین ساتھی بھی تو ہیں۔۔جو جتنا بھی ظالم اور بے رحم سہی مگر ساتھ لے کر چلتا رہتا ہے۔۔رکنے نہیں دیتا کبھی بھی۔۔اور سب کچھ بھلانے میں بھی ثابت قدم رہنا سکھا دیتا ہے۔۔۔

•••••••••••••

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

لاحول ولا قوۃ! یہ اللہ والی باجیاں کہاں سے آ گئیں ہمارے گھر میں۔۔؟ کس کی عظیم روح کا نزول ہوا ہے ان چار شیطانی دھڑوں میں؟"

المیر کا قدم جیسے ہی ان کی آرام گاہ میں پڑا تو ان چاروں کو بستر پر دائرے کی صورت میں بکل مارے بیٹھے درمیاں میں کشنز پر سپارے رکھے شد و مد سے پڑھتے دیکھ حول کھاتے دل پر ہاتھ رکھ گھبرانے کا ڈراما کیا۔۔اور اس کی غیر سنجیدگی اور کسی حد تک چڑاتی آواز پر ان چاروں نے گھور کر اس پر کرم نوازی کی۔۔۔پہلے ہی اچھی خاصی دادو کی عتابی ڈانٹ سننی پڑی تھی۔۔اور پھر سزا بھی پانچ پانچ سپارے پڑھنے کی مل گئی تھی۔۔جہاں روز فجر کے بعد ایک رکوع ہی پڑھتی تھیں۔۔اب وہاں شام سے سہ پہر سے بیٹھی سپارے پڑھ رہی تھیں۔ جس پر پہلے ہی روہانسی ہوئی بیٹھی تھیں۔ جبکہ یہ وقت تو ان کے خوب ہلہ گلہ کا ہوتا تھا۔

www.novelsclubb.com

تم تو اپنا منہ بند ہی رکھو المیر کے بچے۔۔یہ سب جو ہمارے ساتھ آج ہو رہا ہے نا اس کی واحد وجہ تم ہو."

اذنہ تو اسے دیکھتے ہی میزائل بن کر پارہ بند کرتی اس پر چڑھ دوڑی۔۔باقی تینوں بھی شاکی گھوریوں سے اسے نوازنے کا فریضہ انجام دینے لگیں۔۔

میں نے کیا کر دیا ہے؟" وہ بے چارہ اس الزام پر تڑپ ہی تو پڑا تھا۔۔جو کہ اس کے نزدیک "سراسر بے بنیاد ہی تھا۔۔

"اچھا تو جب تین سال پہلے ہماری پینو اماں! (پرانی ملازمہ) کام چھوڑ کر اپنے آبائی گاؤں چلی گئی تھیں تو وہ تم ہی تھے نا جس کو دادو نے کام والی ڈھونڈنے کو محلے میں دوڑایا تھا۔۔" اب کی بار ذوبیہ نے تندی سے یاد دلایا تھا۔۔

"ہاں تو؟" وہ بے چارہ تو ابھی تک سوال چنا اور جواب گندم کی یہ نرالی منطق سمجھنے کی تگ و دو میں غرقاں تھا۔۔اسے سمجھ نہ آیا پارے پڑھنے سے اس بات کا کیا تعلق نکلتا ہے اور اس پر مستزاد اس کا کہا قصور بنتا ہے۔۔۔

"تو یہ کہ اسی دن تم نے اس گلابو کو لا کر دادو کے سامنے پیش کر دیا تھا اس عظیم الشان اعزاز کے لئے کہ وہ ہمارے وڑائچ ہاؤس کی اکلوتی ملازمہ قرار پائے۔۔جو کہ جمیل ماموں کے گھر میں بھی بطورِ ملازمت تھی۔۔اور دادو نے اسی ضمانت پر اسے یہاں بھی یہ اعزاز بخشا تھا۔ پھر اسی دن ہمارے زوال کے دن شروع ہو گئے تھے۔ جب سے تم نے یہ کام کیا ہے۔۔ تبھی سے ہماری خوشیوں اور آزادیوں کے دن ختم ہوئے ہیں۔۔اللہ پوچھے گا تم سے۔۔ایک نمبر کی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

فسادن اور پھپھے کٹن ہے یہ گلابوں! آئے دن جو ہماری چغلیاں لگا کر دادو کو ہم سے متنفر کرتی ہے نا اس کا تو الگ سے حساب ہو گا دیکھنا!"

یہ اچھا خاصا احتجاجی خطاب دینے والی سحر تھی۔۔ جو پہلے تو باہر دادو کے ڈر سے غش کھا کر لڑھکی تھی صوفے پر۔۔ مگر اب ان تینوں سے زیادہ جلی بھنی المیر کے خوب لتے لے رہی تھی۔۔

"تو اس میں میرا کیا قصور ہے بھئی۔۔ اب کسی کے چہرے پر تھوڑی لکھا ہوتا ہے کہ وہ کس نیچر کا انسان ہے۔۔ ویسے آپس کی بات ہے۔ اس کا کوئی بندوبست کر کے اسے نکلوا دو دادو کے ہاتھوں۔۔"

المیر اپنے دفاعی نعرے بلند کرتا کسی رازدار سہیلی کی طرح آواز دھیمی کرتا ذرا ان کے پاس ٹکا۔۔

ان چاروں نے تیکھے چتوں اٹھائے۔۔

"اتنا آسان ہوتا نا تو وہ بدروح پچھلے تین سالوں سے یہاں نہ بھٹک رہی ہوتی۔۔ اور نہ ہمارے معصوم دلوں پر مونگ دل رہی ہوتی۔۔ مجھے تو لگتا ہے اس نے دادو پر کالا جادو کرا رکھا ہے۔۔۔ تبھی دادو اسی کے گن گاتی ہیں اس کی ایک بھی غلط حرکت نظر نہیں آتی۔۔ ہر وقت اسی کی

طرف داریوں میں لگی رہتی ہیں۔وہ ملازمہ ہو کر بھی مہارانی کی طرح یہاں راج کرتی ہے اور ہم "شہزادیاں ہو کر بھی اس اپنے ہی گھر میں ملازمہ بن کر رہ گئے ہیں۔۔

یہ سونیا تھی جو اپنی تعریف کرنا نہ بھولتی ہوئی دکھ بھرے لہجے میں کہتی پھر سے سپارہ کھول بیٹھی تھی۔۔جو پورا ہونے ہی والا تھا۔۔

" ہاں ویسے سونیا کی بات پر مجھے بھی تھوڑا وزن لگتا ہے۔۔وہی جادو کیا ہو گا اس نے محبوب "آپ کے قدموں میں والا.

سحر تو صدا کی ڈرپوک تھی۔۔اسے جادو ٹونے کی باتوں پر زیادہ یقین رہتا تھا۔۔

" پر وہ محبوب والا ہے دادو والا نہیں۔۔"المیر نے تردید کی۔۔

" کیا پتا یہ دادو آپ کے قدموں میں والا ہو۔۔"زوبیہ نے بھی سراسیمگی پھیلاتے ہوئے قیاس آرائی کی۔۔ جس پر سحر آیت ختم کرتی خوب سحر زدہ ہوئی۔

" بس میں نے تو اب سوچ لیا ہے۔اس گلابوں بدروح کے ساتھ ساتھ اب اس المیر کے بچے کو بھی سبق نہ سکھادیا تو میرا نام بھی اذنہ وڑائچ نہیں۔۔" جھنجھلا کر ان کی حولاتی گفتگو کے موضوع کو سرے سے نظر انداز کرتی اذنہ اب المیر کے خلاف بھی محاذ کھول چکی تھی۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"استغفراللہ! میں نے کیا کر دیا ہے۔۔جو مجھے سبق سکھانا ہے۔۔اگر اتنی ہی ہمت ہے تو گلابو سے نپٹو نا جا کر۔۔!"اذنہ کی دھمکی پر ہتھے سے اکڑتے المیر کے اندر کا بھی مبارز تی پن عود آیا تھا ۔۔لیئے دیئے سا چلاتا اسے بھی اکسایا۔۔آخر کو اسے اپنا پہلو بچانا خوب آتا تھا۔۔

"ہاں تو نپٹوں گی اس سے بھی تم اپنی خیر مناؤ!"اذنہ تو تھی ہی وڑانچ ہاؤس کی تھانے دارنی۔۔تاک کر تیز نگاہوں کا کڑا نشانہ باندھے اس کے لتے لیئے۔۔وہ منہ بسورتا در پردہ اپنی جان چھڑا نار فو چکر ہو گیا۔

پیچھے ان چاروں کی ہی زبردست کٹیلی گھوریوں نے اس کی پشت کا دور تک تعاقب کیا تھا۔۔

....

اگلے دن بھی ساری روٹین شام تک معمول کے مطابق ہی رہی۔۔دونوں مرد حضرات کمپنی اور خواتین اب مصالحہ جات پیسنے بیٹھی ہوئی تھیں۔۔

مشین سے پسے مصالحے دادو کو ناپسند تھے۔۔سو مصالحے سل پتھر پر ہی پیسے جاتے تھے ۔۔۔چاروں لڑکیاں تو کالج سے آنے کے بعد اب اپنے حجرے میں سر جوڑے بیٹھیں گلابو جیسی پھانس سے پیچھا چھڑانے کے منصوبے بنا رہی تھیں۔۔اور دبلی پتلی گلابو رنگ برنگی تتلی بنی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

پراندہ لہراتے ہوئے مٹک کر چلتی بھر بھر کر آنکھوں میں کاجل کی دھار ڈالے پورے وڑائچ ہاؤس میں اڑتی پھر رہی تھی۔۔ جسے اپنے کمرے کے چوپٹ کھلے دروازے کے سامنے سے وہ چاروں اسے دندناتے پھرتے دیکھ کر آدھی جان جلا چکی تھیں۔۔

"اذنہ جلدی سے کچھ سوچ لو میرا تو دل بیٹھا جا رہا ہے اب۔"سحر کو تو ویسے ہی اسے پورے صحن میں دادو کے چھوٹے موٹے کام سنوارتے دیکھ رونا آ رہا تھا۔۔اور انتہا تو تب ہوتی جب وہ جان بوجھ کر ان کے سامنے سے گزرتے ہوئے ایک ٹیڑھی نظر ان پر بھی ڈال جاتی۔۔ جس میں کتنا غرور اور استہزاء چھپا ہوتا تھا۔۔ جتنی دیر وہ وڑائچ ہاؤس میں ہوتی تھی،اس کی گردن تکبر سے بڑی سریا کی مانند اکڑی رہتی تھی۔۔

"ہاں تو کیا سارا میں ہی سوچوں۔۔کچھ تم لوگ بھی دماغ کی بتیاں روشن کر لو۔۔!"اذنہ کا ویسے ہی سوچ سوچ کر برا حال تھا۔۔چار منصوبے وہ رد کر چکی تھی۔۔دادو کو گلابو کی باتوں پر آنکھ بند کر کے یقین تھا۔۔وہ اس کے خلاف کچھ کہتی تو ایک لفظ نہ سنا جاتا۔۔

"میرے دماغ کی لائٹ نہیں ہے۔۔کل ہی فیوز اڑا ہوا ہے۔۔"سونیا نے چپس پر ہاتھ صاف کرتے ہوئے جان چھڑائی۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اور میرے یہاں تو واپڈا کی طرف سے ہی ہڑتال ہو رہی ہے۔۔" یہ زوبیہ تھی۔۔ باؤل میں "
آدھے سے کم بچے ٹھنڈے ٹھنڈے سرخ رسیلے تربوز کی قاش سے گلا گریبان تر کرتے ہوئے
بے حد مصروف ملی۔۔۔اس کا میلان ان پر کم اور اپنی سرگرمی میں زیادہ تھا۔۔

اذنہ نے تپ کر تینوں کو دیکھ دانت پیسے۔۔ مجال تھی جو تینوں کسی کام آتی۔۔

تو مرو پھر تینوں۔۔۔مجھے بھی کوئی ضرورت نہیں ہے اپنی انرجی ویسٹ کرنے کی۔۔ جا رہی "
"!ہوں میں چھت پر۔۔

وہ کراؤن سے لگی پشت ہٹا کر برہمی سے چینخی اور پھر پیچھے رکھا کشن اٹھا کر ان تینوں کو ہی باری
باری مارا۔۔اس کے ہسٹریائی انداز پر وہ تینوں اچھل کر بستر سے اتریں۔۔اور دروازے کی سمت
بھاگیں۔۔اذنہ کا غصہ ویسے ہی اب انھیں بخشش نہیں دینے والا تھا۔۔اذنہ نے تیزی سے باہر
نکلنے کے پر تولتی سحر پر نشانہ سادھا وہ ایک جھٹکے سے بیٹھ گئی اور کشن لہراتے ہوئے اندر آتے
حاشر اور اشعر کے درمیان سے نکل کر باہر جا گرا۔۔وہ دونوں ہی اس افتاد پر بوکھلا گئے۔۔

یہ کیا چڑیا گھر بنا رکھا ہے۔ابھی دادو کی نظر پڑ جاتی نا تو پھر سے بیس سپارے مل جانے تھے "
تم لوگوں کو۔۔" حاشر نے کسی حد تک سنجیدہ گھوری مارنے کی کوشش کی تھی۔۔ان تینوں کی
گویا جان چھوٹی تھیں۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہاں تو ہمیں کونسا مسئلہ ہے سپارے پڑھنے سے۔۔بلکہ یہ تو اچھی بات ہے کہ اس بار دادو نے کوئی اور سزا منتخب نہیں کی تھی۔۔"زوبیہ نے فوراً ناک سے مکھی اڑائی تھی۔۔ باقیوں نے اس کی لب کشائی پر کڑی گھوری ماری۔۔۔

"ہاں پچھلی بار تو وائی فائی ہی بند کروا دیا تھا۔۔پورا ایک ہفتہ کیسے سب کے بور گزرے تھے۔۔۔"اشعر نے یاد کرتے ہوئے کہا۔۔اسے تو ہر باران دادی پوتیوں کے جھمیلے میں اپنی اس ایک ہفتے کی نیٹ کی محرومی کا ہی بڑا دکھ تھا۔۔جو ابھی تک رہ رہ کر اسے یاد آجاتا تو وہ ایسے ہی کف افسوس ملتے رہ جاتا تھا۔۔اوپر سے پھر وہ کتنے ہی دن ذاکر و زائج سے پیکج کے پیسے مانگتا رہا تھا۔۔ مگر مجال تھی جو دادو کے سخت حکم کے خلاف کوئی گیا ہو۔۔

"ارے تمہیں اپنے ذمے دھر چلے

کیا کرنے آئے تھے کیا کر چلے۔۔۔

میں تو یہ بتانے آیا تھا کہ پاپا اور چاچو لوٹ آئے اور بریکنگ نیوز یہ ہے کہ آج بھی منڈی سے کوئی جانور نہیں آیا۔۔چاچو کو ریٹ بہت ہائی لگ رہے تھے۔۔جبکہ عباد کو سارے مناسب۔۔ مگر صورتحال یہ ہے کہ عباد کا موڈ آج پھر آف ہے۔۔"حاشر تو اطلاع دینے ہی آیا تھا۔۔مگر ان چاروں کی جنگ چھڑی دیکھ وہ بھول چکا تھا اب یاد آیا تو فوراً مطلع کر دیا۔۔

www.novelsclubb.com

"یار یہ عباد کو پتا نہیں ہر سال کیوں منہ پھلانے کی عادت پڑ گئی ہے۔۔جب پتا ہے کہ پاپا کو جب تک اپنی من مرضی کے ریٹ پر جانور نہ ملا وہ نہیں خریدیں گے۔۔چاہے پھر چاند رات کیوں نہ آجائے۔۔یاد ہے پچھلے سال چاند رات کو ہی بیل آیا تھا اور ہمارے یہاں بس ایک رات کا مہمان صبح قربان ہو گیا تھا۔۔"زوبیہ کو اب عباد کے روز روٹھی بیگم بن کر بیٹھے رہنے سے جھنجھلاہٹ ہو رہی تھی۔۔اوپر تلے کے تھے۔۔بنتی تو نہیں تھی مگر اس طرح ایک دوسرے کا روٹھنا بھی برداشت نہیں کرتے تھے۔۔

"اسی بات کو تو ملال ہے عباد کو۔۔۔وہ بھی باقیوں کی طرح جانور گھمانا چاہتا ہے محلے میں ۔۔تاکہ سب کو دکھا سکے۔۔مگر دو سالوں سے بے چارے کی حسرت ہی رہ جاتی تھی۔۔اور شاید اس بار بھی کچھ ایسا ہی ہونے کے امکانات ہیں۔۔۔"

www.novelsclubb.com

سونیا سلیپر اڑستے ہوئے ہاتھ جھاڑتی باہر نکل گئی تھی۔۔

"چلو ذرا میں دیکھوں اسے اس بار کہاں منہ پھلا کر بیٹھا ہے۔۔"زوبیہ حاشر اور اشعر کو پیچھے آنے کا اشارہ کر سونیا کے پیچھے ہی نکلی تھی۔۔جبکہ اذنہ کا رخ چھت کی سمت تھا۔۔۔سورج ڈھلنے کا اور شعاعوں کے زرد چادر میں لپٹ کر ڈوبنے کا منظر افق پر دیکھنا اسے بے حد پسند تھا ۔۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

•••••••••••••••

عباد پر ذوبیہ کے سمجھانے کا اتنا اثر ہوا تھا کہ وہ پھولے منہ سے ہی سہی مگر دل بہلانے کے لیے باہر نکل آیا تھا۔۔اور اب وڑائچ ہاؤس سے نکل کر وہ آیا ہی تھا کہ نظر اپنے گھر کے ساتھ بندھے بیل پر پڑی۔۔جوان کے بیل کے کونٹے سے بندھا شان سے ستا رہا تھا۔۔

اس صحت مند بھورے معصوم سے بیل کو اس جگہ دیکھ اس کا پارہ چڑھ گیا تھا۔۔

ایک نظر ارد گرد دوڑائی۔۔جہاں سب ہی بچے جوان گھروں سے باہر نکلے اپنے جانوروں کو گھما رہے تھے۔۔کچھ چارہ کھلا رہے تھے تو کچھ اپنے دوستوں کے جھنڈ میں کھڑے اپنے جانوروں کی شان میں قصیدے پڑھنے میں مسرور تھے۔۔

وہ تیزی سے ایک کونے میں کھڑے اپنے کچھ دوستوں کی سمت چلا آیا۔۔

"یہ کس کا جانور ہے۔۔؟؟"ان کے سروں پر پہنچتے ہی وہ غصے سے پوچھ رہا تھا۔۔

"ارے عباد۔۔!"تین دن کے بعد اسے شام کے پہر باہر دیکھ وہ خوشگوار سی حیرت کے زیر اثر اس کے گلے ملے۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یہ جانور کس کا ہے۔۔؟"اس نے بگڑ کر دوست کو پیچھے دھکیل کر سوال دہرایا۔۔وہ تینوں ہکابکا اس کی غصیلی سرخ رنگت ملاحظہ کرنے لگے۔۔

"ابے موڈ کیوں خراب ہے تیرا اتنا۔۔کاہے کا غصہ ہے۔۔؟"اس کے دوسرے دوست کو اس کا غصہ دیکھ ہتک محسوس ہوئی تھی۔۔آخر کو عباد نے اسے بھی تو پرے جھٹکا تھا۔۔خفا ہونا واجب تھا۔۔

"تم لوگوں کے کان پور میں ہڑتال تو نہیں ہوگئی۔۔میں پوچھ کچھ رہا ہوں اور تم جواب کچھ دے رہے ہو۔۔"عباد کا تحمل جواب دینے کے قریب تھا۔۔

"ارے چھوڑ نا۔۔تھوڑی دیر کے لئے باندھ لیا ہوگا کسی نے۔۔اب جانور سے کیا بیر ۔۔"اس کے تیسرے ساتھی نے اسے ہلکے پھلکے انداز میں دھیما کرنا چاہا۔۔اگر وہ جانور کے مالک کے متعلق بتاتے تو عباد کا پارہ مزید چڑھ جاتا۔۔

"اس کا مطلب یہ اس فیضی کا ہی کام ہے۔۔یہ اسی کا جانور ہے نا.."اپنے اندازے کی تصدیق چاہی گئی تھی۔۔انداز خاصا خطرناک لگا تھا۔۔

"ہاں۔۔مگر چھوڑ کوئی ہنگامہ نہ کرنا۔۔ویسے بھی ابھی یہ جگہ خالی ہی ہے تو۔۔۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

''ارے عباد۔۔! سنا ہے اس بار بھی تم لوگوں کا جانور چاندرات کو ہی آئے گا۔۔ ''

اس کے ساتھی کی بات درمیان میں ہی عقب سے آتی فیض کی پاٹ دار چڑاتی آواز میں معدوم ہوئی تھی۔۔عباد نے غصے سے لب بھینچ اپنے دوستوں کے پیچھے کھڑے فیض کو دیکھا۔۔۔جو تھا توان کا بچپن سے پڑوسی۔۔ مگر دونوں میں چھتیس کا آکڑا رہتا تھا۔ان کی ناپسندگی کے چرچے اس حد تک تھے کہ پورے محلے میں دونوں کو ایک دوسرے کا جانی دشمن مانا جاتا تھا۔۔ان کی دشمنی کے قصے دور دور تک مشہور تھے۔۔اور عباد کو زیادہ ملال اسی بات کا رہتا تھا کہ فیض کا جانور ہر بار سب سے پہلے محلے میں آتا تھا اور عباد کا سب سے آخر میں۔۔(چاندرات کی رات کو۔۔۔)

اور اس بات کا مذاق بنانا فیض بھولتا نہیں تھا۔۔عباد اپنے ساتھیوں کے درمیان سے تیر کی طرح نکلا گولی کی طرح پہنچا اور اس کے سامنے تن کر کھڑے ہو سخت خاردار نظروں سے فیض کو فیضیاب کیا تھا۔۔

تمہارے اپنے گھر کے سامنے جگہ خالی ہے نا۔۔وہاں کیوں نہیں باندھا اپنا جانور۔''عباد نے " کڑیل لہجے میں کارگو پینٹ پر وائٹ شرٹ پہنے، لمبے بال چہرے پر بکھیرے اس دراز قد مگر ہینڈسم سے بیس سالہ فیض کو گھور کر جتایا۔۔

www.novelsclubb.com

چل یار۔۔تم لوگوں کے گھر کی جگہ بھی تو خالی ہی ہے۔۔"فیض نے بھی انیس سالہ عباد کو چڑاتے ہوئے جتایا تھا۔۔بلیک ٹراؤزر اور بلیک ہی ہاف سلیوز کی ٹی شرٹ میں کھڑا عباد رف حلیے میں غصے سے لبریز کھڑا بھی خوبصورت لگ رہا تھا۔۔بے حد متاثر کن شخصیت کا حامل لڑکا تھا وہ۔۔

"اصل میں میرے گھر کے سامنے ابھی دھوپ کھڑی ہے۔۔اور تمہارے گھر کے سامنے سایہ جلدی آتا ہے۔۔اسی لئے کچھ دیر چھاؤں میں باندھا ہے۔۔جیسے ہی میری طرف سایہ آئے گا اسے کھول لوں گا۔۔ سمپل۔۔!"فیض نے پس پردہ اس کی ہٹا کر دوستانہ تھپکی کندھے پر دی۔۔عباد نے اس کا ہاتھ جھٹک دیا۔۔

"یہ ہمارے جانور کی جگہ ہے۔۔کھولو اسے اور اپنے گھر میں لے جاؤ۔۔اندر تو چھاؤں ہو گی نا۔۔"عباد نے طنزیہ غراہٹ سے اس کو لتاڑا۔۔وہ ہنسا۔۔

"تو تم لوگوں کا جانور ابھی کہاں آیا ہے۔۔جب آئے گا تب کی تب دیکھی جائے گی۔۔"فیض صاحب تو خاصے ڈھیٹ ثابت ہو رہے تھے۔۔مجال تھی جو اس کے کسی بات کا خاطر خواہ اثر لیتے ۔۔عباد کے ساتھیوں نے فیض کی ڈھٹائی پر اسے گھورا تھا۔۔جو جان بوجھ کر عباد کو تپانے کا کام کر رہا تھا۔۔یہ ہی تو اس کی نازک رگ تھی جو وہ دبانے کا ماہر تھا۔۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

میں آخری بار کہہ رہا ہوں ہٹا اپنے جانور کو۔۔یہ ہماری جگہ ہے۔۔"عباد نے خطرناکی سے واضح دھمکی دے ڈالی تھی۔۔

"ابھی نہیں۔۔بعد میں۔۔ٹھیک ہے۔۔۔"اس کے خطرناک عزائم کی پرواہ نہ کرتے فیض نے اس کی دھمکی چٹکیوں میں اڑائی اور ازسرنو اس کا کندھا دوستانہ انداز میں تھپک کر چلتا بنا تھا ۔۔عباد نے عمیق نظروں سے اس کے لبوں کے کنارے پر امڈتی مذاق اڑاتی ہنسی بھانپ لی تھی ۔۔جس پر اس کا خون کھول اٹھا تھا۔۔کڑے تیوروں سے اس کے پیچھے لپکا تھا مگر اس کے تینوں ساتھیوں نے بروقت اسے پکڑ کر روکا تھا۔۔کم از کم حج کے امن وامان اور عبادت کے عظیم الشان دنوں میں وہ کوئی بدمزگی پیدا نہیں کرنا چاہتے تھے۔۔کجا کہ یہ لڑائی جھگڑا ہوتا اور بے جا کا محلے میں فساد مچتا۔۔۔ویسے ہی ان دونوں کے بات بے بات کے جھگڑے سارے محلے میں مشہور تھے۔۔جس کا سارا محلہ ہی حظ اٹھاتا رہتا تھا۔۔عباد نے تند خوئی سے ساتھیوں سے خود کو چھڑایا اور فوراً سے بیشتر اپنے دماغ میں کچھ سوچتے ہوئے اس کے جانور کی سمت بڑھ گیا تھا ۔۔اس کے ساتھی الجھنوں میں پڑ کر اسے دیکھنے لگے۔۔جو جانے اب کیا کر کے فیض سے بدلہ لینے کا فیصلہ کر چکا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

مگر پھر اگلے ہی لمحے اس کے ساتھی بھونچکے رہ گئے تھے۔۔عباد نے اس کا جانور کھول دیا تھا۔۔جو آزاد ہوتا ادھر ادھر کچھ چکر لگا کر ایک سمت تیزی سے بھاگ نکلا تھا۔۔عباد نے مزے سے ہاتھ جھاڑتے ہوئے اس بیل کو دیکھا۔۔وہ بے قابو ہوتا اندھا دھند بھاگتا راستے میں آئی ہر شے اڑاتا تباہی مچاتا جارہا تھا۔۔سارے محلے کے بچے بڑے۔۔اس کے راستے سے بچتے بچاتے ہوئے ہاہاکار مچارہے تھے۔۔ایک عجب ہی ہڑبونگ کا سماں بندھ گیا تھا۔۔اور پھر سارے ہر طرف سے ایک ہی شور اُٹھ رہا تھا۔۔

"اوئے فیضی کا بیل بھاگ گیا۔۔بیل بھاگ گیا۔۔"اور فیض صاحب جو ابھی اپنے گھر کی دہلیز پہ قدم رکھ ہی رہے تھے اس غلغلے پر سٹپٹاتے ہوئے گردن موڑ کر دیکھنے لگے تھے۔۔جہاں کا منظر لمحوں میں تباہی مچا چکا تھا۔۔اور اس کا حسین بیل دور بھاگتا جارہا تھا۔۔اس کا منہ صدمے سے کھل گیا۔۔کرنٹ کھا کر سامنے ہی کچھ فاصلے پر اپنے ہونق شکل لیئے کھڑے ساتھیوں کے درمیان شاہانہ انداز میں ایک کے کندھے پر کہنی ٹکائے ہنستے ہوئے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔فیض کو سیکنڈ کے ہزارویں حصے میں عباد کی اس انتقامی کارروائی کا یقین آیا تھا اور وہ منہ پر ہاتھ پھیرا اسے اشارہ کرتے ہوئے میزائل کی طرح اپنے بیل کے پیچھے بھاگا تھا۔۔اس کے ساتھ کچھ نوجوان اور

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بچے بھی اس کی مدد کے لئے بھاگے تھے۔۔۔ مگر عباد بڑا ہی مسرور سا کھڑا اب دور تک نظروں سے اوجھل ہوتے ان کو دیکھتا بھرپور لطف اُٹھاتا ہنس رہا تھا۔۔۔

•••••••••••••

رات تک بیل تو پکڑا جا چکا تھا۔۔ مگر اب وڑائچ ہاؤس میں فیض کے ساتھ اس کے والدین عباد کی اس حرکت کی شکایت لے کر پہنچے ہوئے تھے۔۔ سالوں سے دونوں گھرانوں میں اچھے مراسم تھے۔۔ مگر فیض اور عباد کی عداوت پر سب ہی پریشان تھے۔۔ دونوں بچپن سے ہی بات بے بات پر بیر باندھ لیتے تھے اور پھر یہ بیر سنگین صورتحال اختیار کر جاتا تھا۔۔ کبھی کبھار تو یہ بیر ہاتھا پائی تک بھی پہنچ جاتا تھا۔۔ بچپن میں تو ایک دو بار کافی بری طرح زخمی بھی ہو چکے تھے ۔۔ مگر ان کی آپسی اختلاف کی اصل وجہ آج تک کسی کو نہ پتا چل سکی۔۔اور نتیجتاً دونوں گھروں کے بڑے سر پکڑ کر بیٹھ جاتے تھے۔۔ دونوں کی صلح بھی کرا دیتے تھے۔۔ جو کہ بس ان کی نظر میں ہی صلح ہوتی تھی۔۔اور وہ واقعی صلح ہوتی تھی بھی یا نہیں۔۔ یہ تو یہی دونوں جانتے تھے

مگر اب فیض کے والدین بہت ملال سے بیٹھے سارا کارنامہ بتا رہے تھے۔۔ پورا وڑائچ ہاؤس اس وقت صحن میں ان کے سامنے بیٹھا عباد کی حرکت پر معزرت کرتا نظر آ رہا تھا۔۔ جبکہ عباد ایک

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

طرف سر جھکائے کھڑا کڑھتا کلستا وقفے وقفے سے اپنے والدین کے درمیان بڑی معصوم شکل بنائے بیٹھے فیض کو دیکھ رہا تھا۔۔

فیض اپنے والد احمد صاحب کے بولنے پر پھر سے ساری صورتحال کا حال احوال سب کو باتمیز بنا بیٹھا بتا رہا تھا۔۔جو مشقت اسے دوسرے محلے سے بیل پکڑ کر واپس لانے میں پیش آئی تھی ۔۔اور اس وقت وہ سعادت مندی کے تمام ریکارڈ توڑتا بہت ہی تابعداری کا مظاہرہ کرتا خود کو مظلوم ظاہر کرتا نہایت زہر لگ رہا تھا اسے۔۔۔

اس کے پورے لمبے چوڑے اظہارِ بیان اور حالات حاضرہ میں سارا قصور عباد کا ہی نکل رہا تھا ۔۔اور وہ اس کی تیزی اور حد درجہ چالاکی پر سکتے میں گھرا کھڑا تھا۔۔مگر بول نہیں سکتا تھا۔۔کہ شاکر وڑائچ نے اس کو بولنے سے سخت منع کر رکھا تھا۔۔وہ نہیں چاہتے تھے عباد بولے اور ماحول ان دونوں کی الزام تراشیوں پر پھر سے کبیدہ خاطر ہو۔۔اور ان دونوں گھروں کے مراسم پر حرف آئے۔۔۔انھوں نے احمد صاحب سے معافی تلافی کر کے اپنے تئیں بات تو ختم کر دی۔۔مگر یہ جنگ تو دور تک جانی تھی۔۔جو بچپن سے ختم نہ ہوئی تھی تو سب کیا ہی ہونی تھی ۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس کے بعد سب نے فیض کی والدہ کو دلاسے دیئے تھے (کہ بیل تو پکڑا جا چکا تھا۔۔ مگر پھر بھی وہ بات بات پر اسی بات کا حوالہ دے کر انھیں شرمندہ کرنے سے نہیں چوک رہی تھیں) بھئی آخر کو انھیں بڑا ناز تھا اپنے اس ریکارڈ سے کہ سب سے پہلے ان ہی کا جانور آتا تھا محلے میں۔۔اور وہ بھی صحت مند جاندار۔۔ پھلا پھولا ہوا۔

اس کے بعد چائے کا دور چلا تھا اور سب نے بہت اچھے ماحول میں چائے پی تھی۔۔اس دوران بھی فیض کی والدہ کا ملال وقفے وقفے سے امڈ ہی آتا تھا۔۔ بھئی فیض کی بیل پکڑ کر واپس لانے کی محنت وہ کہاں ایسے ہی رائیگاں جانے دیتیں۔۔ بات کا موضوع کوئی بھی ہوتا وہ بڑی ہی آرام سے اس موضوع کا رخ اپنے اکلوتے فرزند کے اس معرکے کی سمت موڑ لیتی تھیں اور پھر اگلے پانچ منٹ تو فیض کی بہادری پر تعریف ہی ہوتی رہتی۔۔ جب یہ سب کچھ برداشت سے سوا ہوا تو عباد وہاں سے پیر پٹخ کر اوپر چلا گیا تھا۔۔وڑائچ ہاؤس کی خواتین سے تعریف حق جان کر وصولتے فیض نے کن اکھیوں سے عباد کو جلتے بھنتے ہوئے وہاں سے جاتے دیکھ کر ہنسی دبائی تھی۔۔

جب یہ خبر دادو تک پہنچی تو انھوں نے سزا کے طور پہ عباد کو پورے ایک ماہ تک کمپنی میں کام کرنے کا حکم جاری کیا تھا۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اور اسٹیل کے برتنوں کی اپنی خاندانی کمپنی سے جتنا عباد کو بیر تھا۔۔اب اتنا ہی اسے ایک ماہ تک کمپنی نہ کہ جانا تھا بلکہ اسٹیل کے برتن بنانے کا کام بھی کرنا تھا۔۔جو کہ اس کے لئے ایک عذاب تھا۔۔

••••••••••••••

عید کو تین دن رہتے تھے۔۔ مگر شاکر وڑائچ کا اب بھی کوئی ارادہ نہیں لگ رہا تھا جانور لانے کا۔۔۔حالانکہ کمپنی سے واپسی پر منڈی کے دورے روز پر ہی مشتمل تھے۔۔ مگر مسئلہ وہی ریٹ من پسند کے نہ ملنا۔۔

اور اب تو زوبیہ سمیت سحر بھی بری طرح جھنجھلاہٹ کا شکار تھی۔۔۔عباد کی ناراضگی بجا تھی۔۔شاکر وڑائچ کی کفایت شعاری کو اب وہ کھلے عام نڈر بن کر کنجوسی کے زمرے میں فٹ کرتے ہوئے خوب اس پر صبح سے خواتین کا سر بھی کھائے جا رہی تھیں۔۔

جس میں ان کا ساتھ سونیا اور اذنہ بھی پورے دل سے دے رہی تھیں۔۔انھیں بھی اب تو بڑا قلق تھا کہ سارے محلے میں ایک وڑائچ ہاؤس ہی جانور سے مبرّا تھا۔۔۔

صبح سے حاشر اور اشعر بھی دھرنے دیئے بیٹھے تھے۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

عباد تو تھا ہی کمرے میں بند۔۔۔

نہ کسی سے بات کر رہا تھا اور نہ ہی باہر نکل رہا تھا۔۔المیر کا ضروری ٹیسٹ تھا۔۔وہ صبح سے لاپتا تھا۔شاید دوستوں کے ساتھ کمبائن اسٹڈی کا پلان تھا اس کا۔۔

گلابو آج دادو کے کہنے پر ان کے سر میں تیل کی مالش کر رہی تھی۔۔دادو اپنے مخصوص لکڑی کے تخت پر سرخ ویلوٹ کی مخملی چادر پر سرخ امتزاج کے گاؤ تکیہ پر ٹیک لگائے بیٹھی ہوئی تھیں۔۔اوران کی موجودگی اور رعب سے ذرا خائف ہوتی وہ چاروں چوری چھپے دونوں بڑی خواتین کا سر چاٹ رہی تھیں۔۔اسماء بیگم کبھی باورچی خانے اور کبھی باہر ہال میں کام کرتی چکر کاٹ رہی تھیں۔۔جن کے پیچھے ان کی دونوں لاڈلی بیٹیاں پڑی تھیں۔۔جبکہ باقی دونوں نے حسنہ بیگم کے سر پر دھاوا بولا ہوا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

دادو سے نظر بچا بچا کر بالخصوص گلابو کی کینہ پرور اور جانچ پڑتال کرتی نگاہوں کی زد سے بچتی وہ چاروں ان کے سامنے بے حد الرٹ ہو کر گزرتی تھیں کہ گلابو کب دادو کے کان میں کچھ پھونک دے پتا نہیں چلتا تھا۔۔مگر آخر کب تک بچتیں چاروں۔۔

پچھلے دو گھنٹے سے ان کے ماؤں کے پیچھے لگتے چکر دیکھ دادو نے ان چاروں کو ہی طلب کر لیا۔۔۔اور پیغام بھی گلابو کے ہاتھ ہی بھجوایا تھا۔۔وہ تیل لگا کر اچھی طرح چوٹی بنا چکی تو تیل کی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

شیشی اور دادو کا مخصوص لکڑی کا کنگا اٹھا کر ان کے زنبیل میں رکھا اور پراندہ لہراتے ہوئے ان کے سروں پر جا پہنچی۔۔

"دادو نے چاروں شیطان پوتیوں کو بلاوا بھیجا ہے۔۔" آتے ہی وہ استہزاء سے ہنستے ہوئے انھیں ایک جگہ بیٹھ کر اپنی عید کی چیزوں پر تبصرے کرتے دیکھ بولی۔۔ (شیطان پوتیوں کا لقب اس کی اپنی کارکردگی تھی) تو اذنہ جو اپنا آؤٹ فٹ اعلیٰ انداز میں ان کے گوش گزار کر رہی تھی نے چونکتے ہوئے رک کر اسے دیکھا۔۔ جبکہ باقی تینوں کے دلوں میں خطرے کی گھنٹی کرلائی ۔۔۔

"ضرور تم نے ہی کچھ خرافات اگلی ہو گی ان کے کانوں میں۔۔" اذنہ نے بڑی مشکل سے خود کو (کچے کانوں میں) کہنے سے باز رکھا تھا۔۔ ورنہ ایک اور شکایت میں اضافہ ہو جاتا تھا کہ اذنہ نے دادو کو کچے کانوں والی کہا ہے۔۔ اور گلابو سے بعید بھی کیا تھا۔۔ ساتھ کچھ مرچ مصالحہ بھی لگا دیتی۔۔ اس کے تپے تپے چہرے سے ہی لگ رہا تھا اپنی بات میں گلابو کی آمد اذنہ کو کتنی بری طرح چبھی تھی۔۔

"ہونہہ۔۔۔ میں نے کچھ نہیں کہا دادو کو۔۔ انھیں خود ہی تم لوگوں کی حرکات کا الہام ہوتا رہتا ہے۔۔" اس نے نروٹھے پن سے سر جھٹک کر کہا تو ان چاروں نے ہی اس کی بے نیازی پر

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جھلس کر دانت پیسے۔۔وہ تو جیسے آئی ویسے ہی پیغام پہنچا جا بھی چکی تھی۔۔ مگر ان چاروں کے گلے میں جو پھانس اٹکی تھی اور جو حواس اڑے تھے، وہ کیسے بحال ہوتے۔۔۔

ضرور اسی نے کچھ کہا ہو گا۔۔مجھے تو اس کی بات پر بالکل یقین نہیں ہے۔"سونیا جسے ہی کچھ بولنے کے قابل ہوئی تو فوراً منہ سے آگ اگلی تھی۔۔جس کی ساری تپش بس گلابوں کے لئے تھی۔۔

"چلو تو سہی۔۔دیکھ آئیں اس بار کیا اس نے دادو کے کچے کانوں میں انڈیلا ہے۔۔ "

جو جملہ وہ گلابو کے سامنے نہ بول سکی وہ اب کھلے عام بولتی اذنہ نے ڈنکے کی چوٹ پر ہاتھ مارا اور خود کو بڑا دلیرانہ ثابت کرتے ہوئے ہاتھ جھاڑتی باہر نکل گئی تھی۔۔۔اور پھر اگلے لمحے میں وہ تینوں بھی اس کے پیچھے نکلتی ایک کورس کی صورت میں دادو کے سامنے حاضر تھیں۔۔

جی دادو!"ان میں سحر جتنی ڈرپوک تھی اذنہ کچھ اتنی ہی دادو کے سامنے منمنا لیتی تھی۔۔اور" یہ مختصر جملہ بھی اذنہ کے لبوں سے ہی ادا ہوا تھا۔۔دادو نے سنجیدگی سے اپنی نظر کی عینک کے پیچھے سے انھیں مخصوص انداز میں گھورا۔۔۔سحر زوبیہ کے اوٹ میں گھسی۔۔

"اے لڑکیوں کیا صبح سے ماؤں کے پیچھے پلو پکڑ کر گھوم رہی ہو۔۔؟ "

انھوں نے اپنی خاص الخاص تجرباتی نظر ان پر گاڑی۔۔

"کچھ نہیں دادو! ہم تو آؤٹ فٹ بتا رہے تھے انھیں۔۔" یہ بھی اذنہ ہی تھی۔۔ جس نے کمرے میں آپسی گفتگو کا حوالہ دیتے ہوئے مبالغے کا سہارا لیا تھا۔ جانور کے لئے صبح سے مچا یاد با دبا شور وہ سرے سے گول کر گئی تھی۔۔ گلابو بھی دادو کی پشت پر کھڑی ہو گئی تھی۔۔ (براہ راست درگت بنتی جو دیکھنی تھی ان کی)

"کاہے کا ایٹ فیٹ..؟" انھوں نے انگشت بدنداں ہو کر انھیں دیکھا۔۔

"ایٹ فیٹ! نہیں دادو۔۔ آوٹ فٹ۔۔"

ذوبیہ نے منمناتے ہوئے تصحیح کی تھی۔۔

"وہ کیا ہوتا ہے؟؟"

ان کے تو سر پر سے گزرا۔۔

"اوہو دادو۔۔ آوٹ فٹ مطلب سارا ساز و سامان۔۔ جیسے کہ مثال کے طور پہ عید کی پوری شاپنگ۔۔ کپڑے، جوتے جیولری وغیرہ۔۔!" سونیا نے برملا مطلع کیا۔۔

www.novelsclubb.com

دادو! میں نے تو اڑتے اڑتے کچھ اور سنا تھا۔۔" گلابو نے مشکوک نظر سے ان چاروں کو دیکھ " دادو کی سمت جھک کر کہا۔۔ان چاروں نے دزدیدہ نگاہوں سے دادو کے پیچھے اکڑ کر کھڑی گلابوں کو دیکھ حلق کڑوا کیا۔۔

ہیں کیا سنا تھا؟" دادو نے حیرت سے دریافت کیا۔۔اور ان چاروں کا حلق خشک ہوا۔۔"

میں نے سنا تھا کہ یہ چاروں جانور کی بات کر رہی تھیں۔۔دونوں آنٹیاں بہت تنگ ہو رہی " تھیں ان کی باتوں سے۔۔"

گلابو نے گویا بلی تھیلے سے نکال ہی لی۔انداز سراسر شکائیتانہ تھا۔۔۔تیز نگاہوں سے انھیں گھورتے ہوئے بڑے ہی مزے سے بھانڈا پھوڑ ان کے اوسان خطا کر دیئے۔

اور ان کی گھگھیاں بندھ گئیں۔۔خوف سے کانپتے ہوئے دادو کو دیکھا۔۔جو چہرے پر کچھ سمجھی اور کچھ نہ سمجھی کے تاثرات لیئے انھیں دیکھنے لگیں۔۔۔انھوں نے خشک لبوں پہ زبان پھیر کر خود کو کھڑے رہنے کے قابل بنایا۔۔ورنہ ان قریب وہ دادو کی کسی سخت کاروائی کا سوچ کر بے ہوش ہونے والی تھیں۔۔دل میں کئی القاب گلابو کی نذر کیئے۔۔جو اس لمحے ملازمہ کم اور دادو کی اسسٹنٹ زیادہ لگ رہی تھی۔۔(چغل خور اسسٹنٹ)

اچھاتوایسا بولونا۔۔"دادو کو جب کچھ دیر بعد اس کی بات کا مفہوم سمجھ آیا تو ہنستے ہوئے سر جھٹکا اوران چاروں کو چار سو چالیس وولٹ کا جھٹکا لگا۔۔دادوان کی کسی بات کی معنی اخذ کر کے ہنس رہی تھیں تعجب کی بات تھی۔۔اوراب تو صحیح معنوں میں وہ بے ہوش ہوتے ہوتے بچی تھیں۔یہ نادر نایاب صورتحال آج کیسے رونما ہوگئ تھی۔۔۔ان کے ہوش اڑتے ہوئے دادو کی ہنسی کے گرد گردش کرنے لگے۔

ادھر آؤمیری بچیوں!"دادو نے بانہیں واں کر چاروں کواپنی آغوش میں سمٹنے کی دعوت دی توجہاں وہ ہونق شکل لیئے صدمے کے زیراثر کھڑی رہیں وہی آج بات نہ بنتی دیکھ گلابوں کا چہرہ استعجاب میں ڈوبا۔۔

آج اس کاوار خالی گیا تھا۔۔یہ ناکامی ہضم نہ ہونے جیسی کیفیت میں مدغم ہوئی تھی۔

سکتے میں ڈوبی ہوئی چاروں کسی معمول کی طرح دادو کی نرم گرم آغوش میں جاسمائیں۔۔ایک فرحت بخش احساس تھا۔۔طمانیت سے مزین۔۔میٹھاسالمس۔۔۔پیاری بھری ممتاز خوشبو ۔۔جوان چاروں نے آنکھیں موند کر اپنے روم روم میں اُترتی محسوس کی تھی۔۔ایک سکون سا رچ گیا تھاوجود میں۔۔دادو کی پناہ محفوظ کن تھی۔۔۔گلابو کا منہ مارے حیرت کے کھلارہ گیا ۔۔آج یہ کرشمہ کیسے ہوگیا تھا۔۔؟

www.novelsclubb.com
WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

آج آنے دو شاکر اور ذاکر کو۔۔۔کان کھینچتی ہوں دونوں کے۔۔بھئی کیوں میرے بچوں کو تنگ کر رہے ہیں۔۔آج تو کہہ دوں گی کل تک جانور آجانا چاہئے۔۔ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔۔"انھیں خود میں بھینچے دادو نے محبت سے پچکارا تھا۔۔اور اگر کوئی اور وقت ہوتا تو اذنہ ضرور سوچتی ان سے برا کوئی ویسے بھی نہیں ہوگا۔۔مگر اب وہ نم آنکھوں سے ان کی محبت کو محسوس کرتی بس یہی سوچ سکی تھی کہ ان کی محبت ہر شے سے انمول تھی۔۔ان سے الگ ہو کر چپکے سے آنکھوں میں امڈ آئی نمی کو کسی نے انگلیوں سے تو کسی نے آنکھیں جھپک جھپک کر واپس دھکیلا تھا۔۔یہ جذباتی سا سین دیکھ وہ بے حد جذباتی ہو گئی تھیں۔

"! جا گلابو ذرا میری شہزادیوں کے لیے شربت بنالا"

دادو نے پیچھے ساکت کھڑی گلابوں سے کہا۔۔جس پر وہ پاؤں پٹخ کر منہ بسورتی ان چاروں کو دیکھ کر وہاں سے کچن میں گم ہوئی تھی۔۔اور ان چاروں نے پہلی بار گلابو کی دال نہ گلتی دیکھ ہنسی ضبط کی تھی۔۔انھوں نے اس کی عظیم ناکامی کا حظ اٹھایا تھا۔۔

••••••••••••••

دیکھو ذرا تم سب۔۔۔دیکھو مجھے۔۔۔کیا میری شاندار پرسنلٹی تمہیں اسٹیل کے برتن بنانے والی لگتی ہے۔۔۔یہ تو سراسر میری امیج کی توہین ہے۔۔اب دادو کو کون سمجھائے کہ

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہینڈ سم لڑکے اسٹیل کے برتن نہیں بناتے۔۔"عباد کب سے سامنے بیڈ پر بیٹھ کر کیرم کھیلتے المیر اشعر اور حاشر پر اپنی بھڑاس نکال رہا تھا۔۔اس نے توجب سے دادو کا یہ حکم سنا تھا۔۔تب سے ہی جلے پیر کی بلی کی مانند وڑائچ ہاؤس میں گھوم رہا تھا۔۔

"ہاں یہ بات تو بالکل ٹھیک کہی تم نے۔۔ہینڈ سم لڑکے اسٹیل کے برتن بناتے بالکل بھی اچھے نہیں لگتے۔۔"المیر نے اپنی باری بڑے ہی انہاک سے چلتے ہوئے عباد کی حمایت کی تھی ۔۔عباد نے سر ہلا کر تائیدی نظر اس پر اٹھائی۔۔

"لیکن اب دادو کے حکم عدولی کون کر سکتا ہے بھلا۔۔آج تک وڑائچ ہاؤس میں کسی کی جرات نہیں ہوئی تو اب کیسے ہو گی "

حاشر کیرم بورڈ پر جھکا المیر کی بازی پر نظر جمائے بیٹھا غور کر رہا تھا۔۔جب سرسری سا عباد سے بول کندھے اچکا دیئے۔

"لیکن یہ مانے گا نہیں۔۔اسے بھی کیا پڑی تھی فیضی کا بیل کھول کر بھگانے کی۔۔"

اشعر نے بھی تنک کر منہ بگاڑ سارا قصور ہی باقیوں کی طرح اسی کے خاتے میں ڈالا۔۔

عباد تو بلبلا ہی اٹھا اس طعنے پر۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اب میں نے صرف کھولا تھا۔۔بھاگا وہ خود تھا۔۔"تڑپ کر اشعر پر تاک کر ڈریسنگ ٹیبل" سے پرفیوم کی شیشی اچک کر پھینکی۔۔اگر وہ بروقت نہ جھپٹتا تو سر کھل جاتا۔۔اس کے جارحانہ پن پر ایک تادیبی گھوری ماری۔۔جبکہ باقی دونوں بھی اس کو وحشی بنا دیکھ بوکھلا گئے۔۔

"ہاں تو کھولا بھی کیوں تھا؟"

اشعر کی تو سانس بھی خشک ہوئی تھی۔۔بال بال بچا تھا شیشی سے۔۔سو غصہ دکھایا۔۔

وہ میرا مذاق اڑا رہا تھا۔۔ان ڈائریکٹلی وہ مجھے یہ کہہ رہا تھا کہ اس کا جانور سب سے پہلے آتا" ہے محلے میں اور ہمارا سب سے آخر میں۔۔"عباد نے سینے پر بازوؤں کو لپیٹ نروٹھے پن سے بتایا۔۔

لو بھئی۔۔سچ ہی تو کہا ہے اس نے۔۔اس میں اس بے چارے کا کیا قصور جب ہمارا ہی جانور" سب سے آخر میں آتا ہے۔۔تو یہ سراسر اس جانور کا قصور ہوا۔۔جو وڑائچ ہاؤس کا یہ عظیم الشان اعزاز دیر سے حاصل کرتا ہے۔۔"حاشر نے ہلکے پھلکے طنز و مزاح سے کہتے ہوئے ماحول میں دبی دبی ہنسی بکھیری تھی۔۔جبکہ عباد کی پر تپش گھوریوں کا نشانہ بنا تھا۔۔جس کا کوئی خاص اثر سرے سے لیا ہی نہ گیا تھا۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

" اے گھامڑ! یہ قصور جانور کا نہیں ہمارے والد محترم کا نکلتا ہے صاف صاف۔۔جو جانے کیوں کنجوسی کی اعلیٰ مثال قائم کرنے کی کوشش میں سرگرداں رہتے ہیں ہر سال۔۔وہ میرا دوست سیف ہے نا۔۔وہ کل بتا رہا تھا کہ چاند رات کو دیر رات تک جانوروں کے ریٹ گر جاتے ہیں۔۔اور عید پر تو بالکل ہی لو ہوتے ہیں ریٹس۔۔۔مجھے تو اب لگنے لگا ہے کہ پاپا کہیں ڈائرکٹ عید والے دن ہی نہ سستے سے جانور کو خرید کر قربانی دلوا دیں۔۔"عباد کے پاس منڈیوں کی خاصی جانکاری کا ذخیرہ جمع تھا۔۔۔اور اب تو اسے ہول بھی اٹھ رہے تھے۔۔چہرہ روہانسا ہو رہا تھا۔۔

" اچھا تو تبھی وہ بالکل عین موقعے پر جانور خریدتے ہیں ہر سال۔۔دیکھو تو مجھے پتا ہی نہ تھا ۔۔"حاشر نے تاسف سے سر جھٹکا۔عباد کو زہر لگا۔۔بے زاری سے آنکھیں گھماتے ہوئے کمر پر ہاتھ رکھے۔۔یہاں سکون سے کیرم کھیلنے بیٹھے ان تینوں میں کوئی اس کا ہمدرد نہیں تھا۔۔۔

" ہاں یہ تو پھر عباد ٹھیک کہہ رہا ہے۔۔یہ سارا قصور ہمارے والد محترم کا نکلتا ہے۔۔"ہر ایک کی بات پر متفق ہونے والا اشعر سر ہلاتے ہوئے اب بھی متفق دکھائی دیا۔۔۔اس دوران المیر بس دانت ہی نکال رہا تھا۔عباد کے گرد جانور کی ٹینشن کے ساتھ اب ایک نئ ٹینشن کا گھیراؤ تھا۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اسٹیل کے برتن بنانا۔۔۔۔۔

••••••••••••••

عید کو دو دن ہی بچے تھے۔۔اور اس میں عباد کی فکروں میں بس اضافے ہی ہو رہے تھے۔۔نہ جانور آیا تھا اور نہ دادو کا حکم سر سے ٹلا تھا۔۔بلکہ اس بار تو وہ بالکل ہی اڑی ہوئی تھیں اپنی بات پر۔۔عباد دو بار خود تین بار المیر اشعر اور حاشر کو اور ایک بار ماں کو دادو کے پاس سفارش کے لئے بھیج چکا تھا۔۔مگر ہر بار سخت انکار۔۔۔

اپنی عدالت میں دادو ساری بات خاموشی سے سنتی اور پھر ایک لمبی سی "ہوں" کے بعد (جس میں ناگواری بھی شامل ہوتی) کے ساتھ ایک ہنکارا ابھرا جاتا۔۔اور ساری سفارشوں کا بائیکاٹ ہو جاتا۔۔۔

اس بار تو دادو ظالم سماج ہی بنی بیٹھی تھیں۔۔سب کی حمایت رد کیئے جاتی تو عباد کا دل چاہتا دیوار پر سر دے مارے۔۔۔

(اپنا)

www.novelsclubb.com

کسی کی کوئی نہیں سنی گئی۔۔اور عباد کی سزا پر مہر پختہ ہوتی گئی۔۔چنانچہ اتنی چھوٹ مل گئی تھی کہ وہ یہ کام (اسٹیل کے برتن بنانا) عید کے بعد سے شروع کر سکتا ہے۔۔اور عباد کی ماں اسماء بیگم نے سنجیدگی سے آکر اسے دادو کی اس احسان مندانہ رعایت کا اسے بتادیا تھا۔۔وہ منہ لٹکا گیا ۔۔مطلب کسی طرح فیصلہ بدلنے کا کوئی چانس نہیں تھا۔۔

اس نے تصور میں خود کو اسٹیل کے برتن بناتے ہوئے جب دیکھا تو دل کھٹا ہو کر کرلایا۔۔۔بے اختیار جھرجھری سی لیتے ہوئے اس نے تصور کو ذہن سے جھٹکا تھا۔۔

اور اب اس پر اس بڑھتی ہوئی پریشانی کے بعد جانور کی ٹینشن پھر سے غالب آئی تھی۔۔اسی بے کلی میں گھرا وہ آج پھر شام کے وقت باہر نکل آیا تھا۔۔جہاں شاید اسے اس وقت نہیں نکلنا چاہیے تھا۔۔سامنے والے گھر کے سامنے ہی اسے فیض دکھا۔۔جو اپنے کچھ دوستوں کے ساتھ کھڑا تھا اور ساتھ ہی اس کا جانور بندھا تھا۔۔جسے دیکھ عباد کا دل جلا تو منہ پھیر کر کھڑا ہو گیا ۔۔مگر فیض کی نظر اس پر پڑ گئی تھی۔۔چہرے پر ایک پر لطف تاثر اُمڈا۔۔جیسے اسے اس وقت عباد کو وہاں دیکھ بہت مزہ آیا ہو۔۔اس کی لٹکی ہوئی اداس صورت پر ایک گہری دلچسپی سے بھری نگاہ ڈالے اس نے اسے اپنی جانب جان بوجھ کر متوجہ کرنا چاہا تھا۔۔سر کے اوپر ہاتھ لمبے کر زور سے تالی بجائی۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اے او فنکار۔۔۔!" اپنے دوستوں میں گھرے ہوئے ان کے ہنسی چٹکلوں میں بھی فیض کی ساری توجہ عباد پر مرکوز ہو چکی تھی۔۔ عباد نے رخ پھیرے ہوئے فیض کو مکمل نظر انداز کیا۔۔

"عباد۔۔۔ بات تو سنو!" اسے ادھر اُدھر نظریں گھماتے ہوئے دیکھ خوب حظ اٹھاتا فیض محفوظ ہوا تھا۔

"عباد یار لسن ٹومی۔۔" ایک پکار پھر سے لگی تھی اور سیدھا اس کے دماغ پر بجی تھی۔ عباد نے کلستے ہوئے دانت پیس اسے ذرا کا ذرا گھورا۔۔ نظریں سوالیہ تھیں اور آنکھوں میں قدرے مرچی بھری ہوئی تھی۔۔

"ارے تمہیں ہی بلا رہا ہوں.." اس کا اپنی طرف آدھا پونا میلان ہی فیض کے دل میں فتح مندانہ احساس اجاگر کر گیا۔۔

یہ ہی تو مقصود تھا اسے۔۔ (عباد کی توجہ)

"دیکھو۔۔ میں اب بالکل بھی کوئی لڑائی نہیں کروں گا۔۔ بلکہ یہ بھی نہیں کہوں گا کہ تمہارا جانور ابھی تک نہیں آیا۔۔ اور نہ ہی یہ کہوں گا کہ تمہارا جانور عید کے قریب ہی کیوں لاتے ہیں شاکر انکل! بلکہ اب مجھے احساس ہوا ہے کہ مجھے تم سے جھگڑا نہیں کرنا چاہیے۔۔ ہمیں اب

www.novelsclubb.com

دوست بن جانا چاہیے۔۔اور دوستی کا آغاز میں کرتا ہوں۔ تم چاہو تو میرے جانور کو گھما سکتے ہو ۔۔۔اپنا جانور سمجھ کر۔۔مجھے خوشی ہو گی"

فیض سخاوت کا مظاہرہ کرتا در حقیقت عباد کو تپانے کا کام خوش دلی سے کر رہا تھا۔۔عباد نے سلگتی کاٹ دار نظر اس پر ڈالی۔۔اور نخوت سے پھر چہرہ موڑ لیا۔۔وہ اب فیض کے منہ نہیں لگنا چاہتا تھا۔۔نہ پنگا لیتا اور نہ ہی دادو اس کی سزا میں اضافہ کرتی۔۔بلکہ اب تو اس نے سوچ رکھا تھا وہ نظر انداز ہی کرتا رہے گا۔۔مگر فیض۔۔۔۔

اوہو۔۔کیا ہوا۔ کہیں اپنی دادو کی سزا سن کر زبان تو نہیں بند پڑ گئی۔۔ویسے میرے گھر کا بھی ایک آرڈر ہے لے لو۔۔اسٹیل کے برتن چاہیئے۔۔اب تم بنانے ہی والے ہو تو میرے لئے بھی بنا دینا۔۔"فیض باز نہیں آ رہا تھا۔۔اور عباد کی برداشت اب جواب دے گئی تھی ۔۔ چھچھلتی تیز گھوری اس پر ماری۔۔اور لب بھینچ وہاں سے جانا ہی مناسب لگا۔۔۔اور اس سے پہلے ہی کہ وہ عمل بھی کرتا فیض درمیان کی سڑک پار کر ایک ہی جست میں اس تک پہنچا تھا ۔۔

"کیا ہوا میرا آرڈر نہیں لے رہے۔۔۔"وہ اچانک راستے میں آیا عباد کو رکنا پڑا۔۔ تبھی اسے فیض کے دوستوں کے قہقہے سنائی دیئے۔۔وہ مذاق اُڑاتے ہوئے اس پر ہنس رہے تھے۔۔اور

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ساتھ ہی فیض کی ہمت بندھائی کر رہے تھے۔۔عباد نے اطراف میں نظر گھمائی۔۔آج اس کے ساتھی پتا نہیں کہاں غائب تھے۔۔اور وہ فیض سے کنی کترا کر جانا چاہتا تھا۔۔ مگر وہ جان بوجھ کر اب آڑھے آرہا تھا کہ عباد اسے آڑھے ہاتھوں لے۔۔

وہ اس کے دوستوں کو غصے سے دیکھتا ایک تپی ہوئی نگاہ فیض پر ڈالے اس کی سرعت سے گزرا کہ فیض نے اس کا بازو پکڑا اور عین اسی لمحے ایک مکا فیض نے اپنے جبڑے پر کھایا تھا ۔۔اس کے دوستوں کے قہقہے یک دم بند پڑ گئے۔۔فضا میں سناٹا چھا گیا۔۔ فیض سن کھڑا تھا اور عباد غصے سے سرخ پڑتے چہرے کے ساتھ اب غصے سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔ جبکہ فیض کا جبڑا ہل گیا تھا۔اسے بالکل بھی توقع نہیں تھی عباد اتنا اچانک اور شدید رد عمل دے گا۔۔اور یہ مکا آج ٹھیک سات سال بعد اسے پھر سے کھانا پڑے گا تھا۔۔ہاتھا پائی کرنا وہ سات سال پہلے ہی چھوڑ چکا تھا۔۔۔ورنہ ہاتھا پائی کی شروعات عباد کی طرف سے ہی ہوتی تھی اور چڑانے کی فیض کی طرف سے۔۔۔اور عباد نے ہاتھا پائی چھوڑی بھی دادو کی وقت بے وقت کی سزاؤں سے بچنے کی خاطر تھی۔

www.novelsclubb.com

آخری ہاتھا پائی کے بعد اسے پورے پندرہ دن اپنے ہی گھر کے واش روم دھونے پڑے تھے۔۔ جس پر اسے ابکائیاں تو بہت آتی مگر دادو کی سزا کی خلاف ورزی کوئی نہیں کر سکتا تھا ۔۔ مجبوراً کرنا پڑا تھا۔۔۔اور اس پر بھی فیض نے کتنی درگت بنائی تھی اس کی۔۔

لیکن آج پھر فیض نے اسے اتنا ذچ کر دیا تھا کہ وہ پھر سے ہاتھ اٹھا بیٹھا تھا۔۔ فیض کچھ جوابی کاروائی کرنے ہی والا تھا۔۔ مگر عباد وہاں سے ہٹ گیا تھا۔۔اور فیض ہکا بکا کھڑا عباد کو وڑانچ ہاؤس میں داخل ہوتا دیکھتا رہ گیا تھا۔۔اس کی ہونق شکل دیکھ اب اس کے ساتھیوں کے ایک بار پھر قہقہ امڈ پڑے تھے۔۔۔ فرق بس اتنا تھا اب یہ قہقہہ عباد کے لئے نہیں بلکہ فیض کی بھونچکی شکل پر محلے میں گونج رہے تھے۔۔

•••••••••••••••

اپنے کمرے میں گھسا بیٹھا عباد کافی حد تک خائف تھا۔۔ جو فیضی کو مکا مارنے کی غلطی وہ سات سالوں بعد پھر سے دہرا چکا تھا۔۔ تو اسے یہی لگ رہا تھا فیض ایک بار پھر اپنے والدین کے ساتھ وڑانچ ہاؤس پہنچا ہو گا۔۔اور کیا پتا اس بار محلے کے کچھ معزز لوگ بھی ساتھ شامل حال ہوں۔۔۔ کیونکہ یہ معاملہ فیض دبانے والا تو نہیں تھا۔۔ مگر رات تک بھی جب امن وسکون رہا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تو مطمئن نہ ہوتے ہوئے اس پر سکون فضا میں بھی عباد کا دل الجھنوں کا آماجگاہ بنا رہا تھا۔۔ آخر کو اتنا امن کیوں؟

اس کے حساب سے تو اب تک گیٹ پر ہنگامہ ہو جانا چاہیے تھا۔۔ مگر اس بار یہ خاموشی بڑی ہی عجیب سی معلوم پڑ رہی تھی۔۔ فیض کو وہ بچپن سے جانتا تھا۔۔ وہ چپ بیٹھنے والوں میں سے ہر گز نہیں تھا۔۔ ضرور کوئی بکھیڑا کھڑا کرتا۔۔ مگر کرتا تو۔۔۔

یہاں تو ہضم بھی نہیں ہو رہی تھی فیض کی اتنی نظر اندازی۔۔ دل کو دھڑکا لگا ہوا تھا۔۔ ابھی وہ اس معمہ کو حل کرنے کی جدوجہد میں مصروف تھا کہ باہر گیٹ پر کچھ شناسا سا شور مچ اٹھا تھا ۔۔اس کا دل اچھل کر حلق میں اٹک گیا۔۔۔

جس بات کی پیشنگوئی اس کا سہا دل کر رہا تھا شاید اس کی تصدیق ہو گئی تھی۔۔ فیض باہر آکر ہنگامی حالات پیدا کر چکا تھا۔۔ ساتھ ہی عباد کا دل بے طرح دھڑکنے لگا۔۔۔ اسے ڈر فیض کے ہنگامے کا نہیں۔۔ اس ہنگامے کے بعد دادو کے جلال کا تھا۔۔ جسکے بعد عدالت لگ جانی تھی اور لمبی چوڑی سنوائی کے بعد اس کو قصوروار قرار دے کر سزا کا حقدار ٹھہرا دیا جانا تھا۔۔۔ نہ کوئی صفائی اور نہ دفاع۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ تیزی سے صورتحال بھانپنے کو اٹھا ہی تھا کہ المیر افتاں وخیزاں گرتا پڑتا دروازے سے داخل ہوا ۔۔

عباد وہ نیچے گیٹ پر....'' اس نے آتے ہی بوکھلاتے ہوئے اسے پکارا۔۔عباد شش و پنج میں مبتلا ہوا۔۔

کیا ہوا ہے گیٹ پر ؟؟؟'' اس نے گھبرا کر تھوک نگلا۔۔لہجہ چور سا تھا۔۔ "

تو چل باہر آ۔۔!'' المیر نے بنا کوئی جواب دیئے اسے بازو سے پکڑ کر کھینچا۔ "

ارے پر ہوا کیا ہے ؟؟؟'' عباد مزید بے حواس ہوا۔۔ "

تو چل تو۔۔۔'' المیر اس قدر سنجیدہ تھا کہ عباد کا دل بیٹھا۔۔وہ اسے زبردستی کھینچ کر نیچے لے جانے لگا۔۔۔عباد بری طرح خوفزدہ ہو کر تپش گھلے تاثرات لیئے اس کے پیچھے تقریباً کھنچتا چلا گیا۔۔اور جب نیچے گیٹ تک پہنچے تو احتیاطاً عباد قدرے اندرونی طرف ہی رک گیا ۔۔سامنے ہی سارے وڑائچ ہاؤس کے مکین کسی حد تک ایک سمت رخ موڑے کھڑے نظر آئے۔۔عباد کے اندر الارم بجنے لگے۔۔۔سب ہی اس سمت دیکھتے ہوئے دھیرے دھیرے کچھ بات کر رہے تھے۔۔وڑائچ جمگھٹے کو لان کے سمت تکتے پا کر عباد کے ماتھے پر سلوٹوں کا جال بچھا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

۔۔محلے والا کوئی ایک چہرہ نظر نہیں آرہا تھا۔۔ہاں مگر سارا وڑائچ ہاؤس ضرور نظروں کے سامنے کھڑا اس کے حواس مختل کرنے لگا تھا۔۔وہ جس سمت دیکھتے پائے گئے تھے۔۔وہ جگہ اس کی نظروں سے اوجھل تھی۔۔مگر جو بھی تھا کسی کی بھی صورت سازگار ماحول کی نشانی نہیں تھی۔

ضرور کچھ تو ہوا تھا۔۔کیا فیض ہنگامہ برپا کر کے جا چکا تھا اور اب اس کی پیشی کا انتظار کیا جا رہا تھا۔۔وہ حلق تر کر کچھ ڈرتے ڈرتے قدم اُٹھاتا آگے بڑھنے لگا۔۔ذرا سا ہی گھر والوں کی پشت پر پہنچا ہو گا کہ سب نے مڑ کر اسے دیکھا تھا اور ان سب کی سنجیدہ نظریں عباد کو مجرموں کی طرح سر جھکانے پر مجبور کر گئی۔۔

چاروں لڑکیوں کو اس کی صورت دیکھ جھٹکا لگا۔۔اشعر، حاشر اور المیرنا سمجھی سے ایک دوسرے سے کچھ نگاہوں کے تبادلوں سے پوچھنے لگے۔۔شاکر اور ذاکر وڑائچ نے الجھ کر ایک دوسرے کو دیکھا۔۔دونوں خواتین بھی حیران و پریشان تھیں۔۔جب دادو نے آگے بڑھ کر اس کے سر پر ہاتھ رکھا۔۔

”کیا ہوا۔۔تمہیں جانور پسند نہیں آیا۔۔؟“ دادو کی کچھ پیار اور تشویش کی ملی جلی آواز پر عباد نے ایک جھٹکے سے سر اُٹھایا تو دادو کی مسکراہٹ گہری ہوئی۔کیا اس نے صحیح سنا تھا۔۔دادو جانور

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کے متعلق ہی بات کر رہی تھیں کیا؟ پھر اس نے باری باری سب کے چہرے کھوجے۔۔سب ہی خوشی اور دلچسپی چہرے پر سجائے ملے۔۔۔عباد کی سمجھ میں دادو کی بات تو نہ آئی مگر جب لان میں اس نے نظر گھمائی تو ایسے اچھلا گویا کرنٹ چھو کر گزرا ہو۔۔سامنے ہی لان کے درخت کے پاس اسے سفید رنگ کا بے حد موٹا تازہ اور صحت مند حسین بیل شان سے کھڑا دکھا۔۔جو اپنی چمکتی آنکھوں سے عباد کو دیکھ رہا تھا۔۔وہ لمحہ بھر کو سراسیمگی سے اسے تکتا رہ گیا۔۔سن ،ساکن۔۔شاکڈ۔۔بے یقینی سی بے یقینی۔۔

وہ بیل اپنے بھاری بھرکم وجود سے بے حد آسانی سے تین بیلوں کی جگہ آرام سے گھیرے کھڑا تھا۔۔اور اس بیل نے نہ کے وڑائچ ہاؤس کے پچھلے تمام سالوں کے بلکہ محلے کے گھروں کے بھی پچھلے کچھ سالوں کے ریکارڈ توڑ دیئے تھے۔۔آج تک ایسا بیل نہ وڑائچ ہاؤس میں کبھی آیا تھا اور نہ محلے میں کسی نے خریدا تھا۔۔اور نہ ہی فیض کے پاس کبھی ایسا حسین بیل دیکھا گیا تھا۔۔وہ ٹکر ٹکر اس بیل کو دیکھ رہا تھا۔۔

سب نے عباد کی بھونچکی شکل پر ورطہ حیرت سے اسے دیکھا۔۔جو کہ بالکل گنگ کھڑا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کیاہوابرخوردار! بیل کیاسچ میں اچھانہیں لگاتمہیں۔۔؟؟"ذاکروڑائچ نے بھتیجے کی سراسیمہ حالت پرکچھ پریشان ہوتے دریافت کیا۔۔جن کی آوازپراس کے منجمندوجود میں حرکت ہوئی تھی۔۔

"پاپالگتاہے عبادشاک میں ہے۔۔جیسے ہم آگئے تھے شاک میں۔۔جب ہم نے اسے اپنے گیٹ پراترتے دیکھاتھا۔۔۔اوران چاروں کی چینخیں سنی تھیں سب نے۔۔بس کانوں کے پردے بچ گئے۔۔باقی کچھ نہیں بچا۔۔"المیرنے عبادکی شکل دیکھ ہنستے ہوئے تبصرہ پیش کر چاروں لڑکیوں پرچوٹ کی۔۔وہ بیل کودیکھ باقیوں کی طرح ہی خوش تھا۔۔جبکہ باقیوں کے تو خوشی کاٹھکانہ نہیں تھا۔۔

"عبادبھائی اب ہوش میں آجائیں۔۔یہ نایاب بیل ہماراہی ہے۔سب سے الگ اورمختلف ۔۔ہماری تو واہ واہ ہوجائے گی صبح محلے میں۔۔ہرےےےےےے!"

یہ اشعرتھاجس نے ہشاش بشاش آوازمیں کہتے ہوئے نعرہ لگایاتھا۔۔باقی سب نے ابھی تک بھی عبادکی ہونق شکل دیکھ تشویش سے ایک دوسرے کودیکھاتھا۔۔جونہ کچھ کہہ پارہاتھااورنہ ہی ہل پارہاتھا۔۔عجیب متذبذب کیفیت میں کھڑاکاکھڑارہ گیاتھا۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تو مطلب وہ شور اس بیل کو دیکھ کر گیٹ پر اٹھا تھا۔۔اور وہ بے وقوف ایسے ہی ڈر کر جانے کیا کچھ سوچ چکا تھا۔۔اس بیل کی خوشی کا وہ جشن نہیں منا سکا تھا کہ اس کا ذہن بس فیض میں اٹکا ہوا تھا ۔۔وہ چپ بیٹھنے والوں میں سے نہیں تھا۔۔اور آج ایسا ہوا تھا تو وجہ کچھ اور تھی۔۔

پھر اچانک ہی ساری فکر پس پشت ڈال کر وہ ذراہٹ دھرمی دکھاتے ہوئے بے اختیار خوشی سے لبریز چینخ مار کر بیل کی سمت بھاگا تھا۔۔اس کے سنّاٹے میں گھرے رہنے کے بعد اچانک ایسا ردعمل دیکھ اور کچھ تو نہیں مگر وڑائچ ہاؤس کے مکینوں کو اس کی ذہنی حالت پر شبہ ضرور ہوا تھا ۔۔۔

•••••••••••••

پورے محلے کے بچے، بوڑھے، جوان اس وقت وڑائچ ہاؤس کے باہر بندھے اس بارعب شاندار بیل کو انگشت بدنداں کھڑے نہار رہے تھے۔۔ایک جم غفیر تھا وڑائچ گیٹ پر۔۔ایک ناقابلِ یقین منظر کھلا تھا۔جس پر صداقت کسی کو نہیں آرہی تھی۔۔سارا محلہ ہی جیسے وڑائچ گیٹ پر اس یکتا اور نایاب جانور کو دیکھنے امڈ آیا تھا۔۔جن میں ابھی ابھی الجھن چہرے پر لیئے فیض آن رکا تو آناً فاناً اُس کے الجھے تاثرات پر حیرتوں کا سیلاب در آیا تھا۔۔اس کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا تھا ۔۔اور عباد وڑائچ صاحب اتراتے پھرتے بڑے ہی ناز و ادا سے اپنے پہاڑی قد و قامت کے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

دلکش بیل کے گرد اٹھلاتے نظر آرہے تھے۔۔جیسے ہی اس جمگھٹے میں فیض احمد صاحب پر نگاہ ٹھہری تو شاہانہ چال میں کسی قدر برودت چھلک آئی تھی۔۔زبردست قسم کی نظر اندازی دکھا کر عباد نے سب کی ستائش بھری نظروں پر من ہی من محفوظ ہو بیل کی پیٹھ سہلائی۔۔۔وہ بھی رات سے اس ایک ہی وڑائچ ہاؤس کے فرد کو اپنے آس پاس دیکھتا اس سے ایک ہی دن میں مانوس ہو چکا تھا۔۔جس بیل کی جسامت دیکھ کر ہی ہر ایک اس سے محتاط ہو کر فاصلے پکڑے کھڑا تھا کہ کہیں ٹکر ہی نہ مار دے۔۔وہاں عباد صاحب ہی واحد تھے جسے وہ بیل اپنے پاس بھٹکتے پروانوں کی طرح دیکھ رہا تھا۔۔اور کچھ کر بھی نہیں رہا تھا۔سارے محلے والے تو اس خطرناک ترین بیل کے گرد گھومتے عباد کی دلیری پر عش عش کر اٹھے تھے۔۔اور عباد نے خوب محلے والوں کی تحسین بھی وصول کی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

اس نے پچھلے سالوں کے سارے بدلے فیض سے اس ایک ہی بیل کے ذریعے لے لیئے تھے۔۔اب اسے فیض سے کوئی سروکار نہیں تھا۔۔اس کے حساب سے سارے پچھلے حساب بے باق ہو چکے تھے۔۔کیونکہ فیض کی اڑی ہوئی رنگت اس بات کو پانی کی طرح اس کے ذہن سے بہا لے گئی تھی۔۔اپنی ساری محرومی اور حسرتیں وہ بھول چکا تھا۔۔اس حسین بیل نے ساری کمیاں سرے سے مٹا دی تھی۔۔اتنے سالوں تک وہ کتنا بے چین روح بنا پھرتا رہتا تھا۔۔جانور

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

لیٹ آتا تھا یا تو عین موقعے پر۔۔۔اور پھر بھی وہ ایسا نہیں ہوتا تھا۔۔جیسا اس سال کا بیل تھا۔۔۔اس کے قدم زمین پر نہیں پڑ رہے تھے۔۔وہ محلے میں بیل کا دکھاوا نہیں کر رہا تھا۔۔مگر خوشی جو تھی۔۔وہ دبائے نہیں دب رہی تھی۔۔ہاں اب اسے فیض سے کوئی اختلاف نہیں رہا تھا۔۔ظاہر ہے جانور کا سرور ہی بڑا عجیب ہوتا ہے۔۔۔کس میں بھلا غرور نہ آئے۔۔۔فیض میں بھی یہی غرور تھا۔۔اور اب اس میں بھی آچکا تھا۔۔۔

اس بات سے ایک بات عباد بہت اچھی طرح سے سمجھ گیا تھا۔۔ہم اللہ سے بہت کچھ بہتر مانگتے رہتے ہیں۔۔مگر دیر ہو رہی ہو۔۔تو ہم بہت جلد مایوسی کے دائرے میں داخل ہو جاتے ہیں ۔۔یہ سوچ بنا کہ بہتر مانگ رہے تھے کیا پتا وہ بہترین کا انتظام کر رہا ہو۔۔ہمارے منصوبوں سے رب کے منصوبے بہت عظیم ہوتے ہیں۔۔وہ ہر شے پر قادر ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

فیض کا منہ ہنوز کھلا تھا اور پھٹی پھٹی آنکھوں سے وہ عباد اور بیل کا یارانہ دیکھ رہا تھا۔۔اور شاید بیل بھی عباد کے ساتھ فیض کا اختلاف بھانپ چکا تھا تبھی اب عباد سے پشت پر پیار وصولتے فیض کو کڑی نگاہوں سے گھور رہا تھا۔۔

جس کی چمکتی آنکھوں کی خطرناک تپش خود پر محسوس کر فیض خوف سے جھرجھری لے کر رہ گیا تھا۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

•••••••••••••••

آج چاندرات تھی۔۔ صبح سے ہی مصروفیت قدرے معمول کے اوقات کار سے بڑھی ہوئی تھی۔۔ ہر ایک اپنی تیاریوں میں مگن تھا اور ایسے میں گلا بوایک بار پھر دادو کے کانوں (بقول اذنہ کچے کانوں) میں صبح سے جانے کیا گھول رہی تھی۔۔ ان چاروں کی مشکوک نظر اسی پر جمی ہوئی تھی۔۔ مگر کچھ بھی اخذ نہ کر پائیں۔۔ حالانکہ دادو کا موڈ بھی بحال ہی رہا تھا۔۔ کوئی ڈانٹ ڈپٹ نہیں کر رہی تھیں۔۔ بلکہ صبح سے تو انھوں نے ان چاروں پر غور و فکر بھی نہ کیا تھا۔۔ نہ ٹیڑھی نظر سے دیکھا تھا نہ آڑھے ہاتھوں لیا تھا۔۔ یہ بات کچھ پس و پیش میں تو ڈال رہی تھی مگر وہ فی الحال ان کے عتاب کو چھیڑ چھاڑ کر کے امن کی فضا سے نابلد نہیں ہونا چاہتی تھیں۔۔ اور آج تو انھوں نے کچھ ماندہ شاپنگ پوری کرنے کا پروگرام بھی بنایا ہوا تھا۔۔ اس لیئے صبح سے شرافت کا معیار بلند کیئے وڑائچ ہاؤس میں محتاط گھوم رہی تھیں کہ ذرا سی چوک پر دادو کا عتاب۔۔ مطلب شاپنگ کا بائیکاٹ اور خانہ خراب۔۔۔

اور اس وقت عین نازک موقعے (چاندرات) کے قریب وہ کوئی جھمیلا کھڑا نہیں کرنا چاہ رہی تھیں۔۔ کہ ان کی شاپنگ کا بنا بنایا پروگرام دھرہ رہ جاتا۔۔ اور پھر وہ کل عید پر آدھے ادھورے آؤٹ فٹ میں گھوم رہی ہوتیں۔ جو کہ کم از کم اذنہ کو تو قطعی منظور نہیں تھا۔۔ اسی لیئے اس نے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

صبح سے ہی اپنے مجاہدوں (سونیا، سحر، ذوبیہ) کو الرٹ کیا ہوا تھا کہ دادو اور گلابو (میسنی، چغل خور، نری ڈرامے باز) سے کنی کترائے پھریں کہ غلطی سے بھی ان کی ناپسندیدہ کاموں کی لسٹ میں نام نہ درج ہو پائے کم از کم آج کے نازک دن (چاندرات) کو۔۔۔ تبھی وہ صبح سے اپنی ماؤں کے ساتھ گھر کی امور پر بڑی سنجیدگی سے مامور نظر آنے کا مظاہرہ کر رہی تھیں۔۔ دادو تو دادو رہ گئیں گلابو بھی ان کی کسی (ناکردہ) غلطی کو چاہ کر بھی اپنی اسکینگ آئیز سے کیپچر نہ کر پائی۔۔

کیا کمال کی اداکاری کی تھی چاروں نے۔۔ ان کے اس قدر سدھار پر مائیں حیران۔۔ گلابو پریشان اور دادو پشیمان تھیں۔۔

سہ پہر تک سب کے چھوٹے موٹے حکم مانتے ہوئے اچھا خاصا سب کا موڈ خوشگوار بنا وہ سب مارکیٹ جانے کو تیار تھیں۔۔ اجازت کے لئے ماؤں کے سر پر پہنچیں تو انھوں نے دادو کی راہ دکھادی۔۔۔ اور پھر اگلے لمحے ہی وہ چاروں بوتل سے نکلے جن کی طرح ان کے سامنے حاضر وُ ناظر تھیں۔۔

کروشیہ سے سویٹر بنتی دادی نے ناک پر ٹکائے چشمے کے کنارے سے انھیں گھورا۔۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ائی ہئی۔۔ موئی ابھی کچھ دنوں پہلے جو گئی تھی تو تب کیا لیا تھا۔۔" دادو ویسے تو بڑی مصروف تھیں۔۔ مگر اعتراض کرنے کے لئے فرصت شرط تو نہیں ہوتی نا۔۔ایک قطار میں کھڑیں ان سب کو اپنا چاند رات کی شاپنگ کا پلان اور صبح سے حسن سلوکی سے پیش آنے سے سب کے دل جیتنے کی ساری محنت دادو کے سخت مخالفت کے صحراؤں میں رلتی محسوس ہوئی۔۔ اذنہ کے اطراف میں کھڑی سونیا اور سحر نے اس کے پیٹ میں کہنی مار کر دادو کے سوال کے جواب کے لیے اشارہ کیا۔۔اور ذوبیہ نے الگ ملتجیانہ صورت سے اذنہ کے ترلے کیئے۔۔اذنہ نے بری طرح کھول کر انھیں دیکھا۔۔اب یہ بھی کیا بات ہوئی اگر وہ دادو کے سامنے ذرا منمنا لیتی تھی تو تینوں اسی کے سر ہو جاتی تھیں۔۔ مجال تھی جو خود بھی کچھ چوں چراں کر لیتیں۔اس بار تو ہتھے سے اکڑ کر خاموش رہا انھیں ہی جواب کے لئے سامنے کرنا چاہتی تھی۔۔ مگر پھر اپنے آؤٹ فٹ کا آؤٹ آف ہونے کے ڈر سے پھر کبھی پر اس بات کا مدعا رکھ کڑی نظروں میں (تم لوگوں کو تو دیکھ لوں گی میں) کا واضح نوٹس لگائے گلا کھنکھارا۔۔

دادو کے ساتھ چپکی بیٹھی گلابو کی کینہ کش جاسوسی نظروں میں وہ چاروں کی چاروں سمائی ہوئی تھیں۔۔

" دادو وہ اس دن کچھ شاپس بند تھیں "

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اذنہ نے تیزی سے بہانہ گھڑ کر خشک لبوں پہ زبان پھیری۔۔(کہیں جھوٹ نہ پکڑا جائے)اب وہ کیسے بتاتی انھیں چاندرات کی مارکیٹس کی رونق دیکھنا کتنا پسند تھا۔۔شاپنگ اپنی جگہ مگر اصل شاپنگ کا مزہ تو چاندرات کو ہی شاپنگ کرنے میں ہے۔۔

"ہیےےے۔۔۔کا ہے؟" دادو نے کروشیہ سے ہاتھ کھینچ کر سبابہ انگلی لبوں پہ ٹکائی۔۔

"پتا نہیں۔۔اب انھوں نے ہمیں بتا کر تھوڑی بند کی تھیں۔۔" سحر کی زبان کھلی تھی حیرت کی بات تھی۔۔ان تینوں نے ایسے کرنٹ کھا کر اسے دیکھا گویا ننگی تار پر ہاتھ رکھ دیا ہو۔۔سحر کی زبان دادو کے سامنے کھلی تھی۔سحر کی؟؟

جسے دادو کے جلال کے ڈر سے ہی غش پڑ جاتے تھے۔۔جبکہ روہانسی کھڑی سحر بھولپن کی انتہاؤں پر پہنچی ہوئی تھی۔۔سحر کو داد دیتی نظروں سے دیکھتے ہوئے ان تینوں کا دل چاہا اسے پھولوں کی مالا پہنائی جائے۔۔۔اس جرات مندانہ اقدام پر۔۔۔

"ہاں دادو۔۔پلیززز جانے دیں نا.." یہ ذوبیہ تھی۔۔جس نے بھی آج اذنہ کا دادو کے سامنے بہادرانہ گفت و شنید (منمناہٹ) کے تمام ریکارڈ توڑے تو نہیں البتہ ہلا کر ضرور رکھ دیئے تھے۔۔اب بھی وہاں موجود تین وجود بری طرح سٹپٹا گئے تھے۔۔جن میں اب ذوبیہ کی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جگہ سحر تھی۔۔اور اذنہ یہ سوچنے پر کنفیوژ تھی کہ سحر کو تو پھولوں کی مالا پہنانی تھی۔۔ذوبیہ کو کیا تمغہ برائے دلیری پیش کرنا چاہیے۔۔

" پر آج بھی اگر دکانیں بند ہوئیں تو؟؟؟"گلابو نے دادو کی زنبیل سے اس کا پان نکال کر انھیں تھماتے ہوئے بظاھر سرسری مگر کاٹ دار آواز میں مخل ڈالا تھا۔ان چاروں نے دانت چبائے۔۔

" آج چاندرات ہے۔۔آج کوئی شاپ بند نہیں ہو سکتی۔۔سب کھلا ہو گا۔۔(تم منہ بند رکھو کالی زبان)"اذنہ کا پارہ چڑھ تھا۔۔مگر دادو کے سامنے ان کی لاڈو کے ساتھ بدلحاظی کر کے ان کے جلال کو آواز دینے سے بہتر تھا شائستگی سے مسکرا کر جواب دیا جائے۔۔

" دادو جانے دیں نا پھر رات ہو جائے گی تو آپ ہی کہیں گی پھر آپکی فرمانبردار پوتیاں اتنی دیر کر آئیں۔۔"سونیا نے التجائیہ انداز میں کہتے ہوئے بھی اپنی تعریف کا خاص عمل دخل رکھا تھا ۔۔اور اب بھی ان تینوں کو صدمہ پہنچا تھا۔۔سکتے کے عالم میں سونیا کو دیکھا۔۔اذنہ کے لئے اب ایک نئ فکر۔۔۔۔

سحر (پھولوں کی مالا)

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

زوبیہ (تمغہ برائے دلیری)

سونیا؟؟؟؟؟؟؟؟

”ٹھیک ہے۔۔ مگر زیادہ دیر نہ کرنا۔“ دادو اس وقت اپنے کروشیہ میں بری طرح جھنجھلائی ہوئی تھیں۔۔ جو سویٹر میں اٹک گیا تھا۔۔ تبھی جلدی میں بنا مزید پوچھ گچھ کے اجازت دے دی۔ ان کی خوشی سے چیخ نکل گئی۔۔

”سچ میں۔۔“ ان کو اتنی جلدی اور آسانی سے اجازت مل جانے کی امید تو نہیں تھی۔۔ مگر امید پر دنیا بھی تو قائم تھی۔۔

دادو ان کے چیخنے پر پہلے تو گھبرا گئیں مگر پھر سختی سے گھورا۔۔ نظروں میں سرزنش ٹھہری ہوئی تھی۔۔

”ہاں اور گلابوں کو ساتھ لے جاؤ۔۔!“ ان کے اگلے حکم پر یک دم ہی ٹھنڈی چھاؤں میں کڑک دھوپ نکل آئی۔۔ خوشی کا چراغ یکلخت گل ہوا۔ ان کے چہرے مایوسیوں کی لپیٹ میں آئے۔۔ صدمے سے گلابو کو دیکھا۔۔ جو اُنھیں اترا کر دیکھتی فوراً ساتھ چلنے کو راضی ہو گئی۔۔ جھوٹے منہ بھی انکار کی زحمت نہیں اٹھائی تھی اس نے۔۔ ان چاروں کے حلق میں گلابو کی

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کمپنی بری طرح پھنسی۔۔دادو نے ایک پل میں ان کے چہروں سے آزادی کا سند ایسے کھینچ لیا تھا۔۔جیسے بچے کے ہاتھ سے کھلونا۔۔بچی تو کھلا پھاڑ کر رو لیتا ہے۔۔وہ کیا کریں؟؟؟

مطلب دادو ان کے ساتھ ایک عدد نگران بھیج رہی تھی۔۔وہ بھی چغل خور نگران۔۔ان کے چہرے تاریک پڑ گئے۔۔منہ لٹکا کر چاروں ایک کورس میں مڑ گئیں۔۔گلابو دادو سے کچھ ہدایات لیتی پیچھے ہی تھی۔۔۔جبکہ ان کا اب بالکل من نہیں تھا شاپنگ کرنے کا۔۔۔دل ایک دم ہر چیز سے اچاٹ ہوا تھا۔

اور اب مارکیٹ جاتے ہوئے پھر سے اذنہ بے دلی سے سوچ رہی تھی۔۔

سحر (پھولوں کی مالا)

زوبیہ (تمغہ برائے دلیری)

سونیا؟؟؟؟؟؟؟

بھئی کچھ آپ ہی سوچ کر بتادیں۔۔۔

....

"مان لو میری بات۔۔دادو نے اسے خصوصاً ہماری نگرانی کے لئے ساتھ بھیجا ہے۔۔ "

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

رکشے سے اتر کر پیدل آگے پیچھے مارکیٹ کی حدود میں داخل ہوتے ہوئے جو جملہ زوبیہ دل میں دبائے چلی آرہی تھی۔۔ موقع ملتے ہی ان تینوں کے کانوں میں انڈیلا تھا۔۔ان تینوں نے ذوبیہ کی قدرے بلند تلملاہٹ پر گھبرا کر مڑتے ہوئے پیچھے دیکھا۔۔گلابو حسب عادت پراندہ لہراتے ہوئے اطراف کا جائزہ لیتے ہوئے ان سے کچھ فاصلے پر تھی۔۔اب پتا نہیں اس نے ذوبیہ کے جملے کی تکرار سنی تھی یا سن کر ان سنی کی تھی۔۔ مگر اذنہ نے اس قدر اس کی بے اختیاری پر عود کر امڈتے غصے سے اسے گھورا تھا۔۔پہلے ہی موڈ آف تھا اوپر سے زوبیہ میڈم نے مزید کر دیا تھا ۔۔

ہاں تو یہ کونسی نئی بات ہے۔۔"سونیا بھی بے دلی سے ان کے ہمراہ قدم اٹھاتی چڑ گئی۔۔"

میری بات مانو تو واپس چل لیتے ہیں۔۔میرا تو اب بالکل دل نہیں چاہ رہا۔۔"سحر کا منہ بھی لٹکا ہوا تھا۔۔۔مستفید مشورے سے نوازا۔۔"

تم لوگ چپ چاپ چلو۔۔!اور کوئی ضرورت نہیں ہے بے جا کے صلاح مشوروں کی۔۔ اگر بنا کچھ خریدے گئے نادادو کا غصہ الگ جھیلنا پڑے گا اور پیچھے چلتی اس آفت کی شکایتوں سے الگ نپٹنا پڑے گا۔۔بہتری اسی میں ہے جلدی سے جو لینا ہے لو اور پھر واپس چلو۔۔"اذنہ نے"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سب کو سرزنش کرتے ہوئے ٹوک دیا تھا۔۔اور اس کی بات میں وزن تو تھا۔۔اسی لیئے سب کو چپ ہوتے ہی بنی تھی۔۔

کچھ ٹائم کے بعد وہ مارکیٹ کے بیچ و بیچ کھڑیں تھیں۔۔چاروں طرف بہت رش تھا۔۔عید کی شاپنگ جوش و خروش سے چل رہی تھی۔۔بھانت بھانت کی شکلیں اور ہر مزاج کے لوگ گھومتے پھرتے نظر آرہے تھے۔۔۔شور بہت تھا۔۔کہیں کسی کا بچہ رش میں گھبراتا گلا پھاڑ کر رو رہا تھا تو کہیں خواتین کی دکان داروں کے ساتھ زبردست قسم کی بارگننگ چل رہی تھی ۔۔کہیں کچھ عورتیں اپنے محرموں کے ساتھ دکھ رہی تھیں تو کہیں بنا فیملی کے چھچھورے من چلے بس لڑکیوں کی تانک جھانک کا شوق پورا کرنے آئے ہوئے تھے۔۔وہ ہر سمت کا معائنہ کر رہی تھیں جب پیچھے سے گلابوں بھی ان تک پہنچی۔۔

www.novelsclubb.com

"اب کیا کرنا ہے ؟"اس نے اکتا کر پوچھا۔

"وہی جو کرنے آئے ہیں"اذنہ نے تپ کر جواب دیا۔۔

"تو پھر کب کرنا ہے جو کرنے آئے ہیں؟؟"گلابو نے طنزیہ لب کشائی کی۔۔

جب ہمارا دل چاہے گا۔۔"سونیا غصے سے پھٹ پڑی۔۔جب گلابو نے تیز نظروں سے کینہ پرور گھورا تو قدرے نارمل ہوئی۔۔(کہیں دادو کو شکایت نہ لگادے)

باقی تینوں بھی شاکی نظر سے سونیا کو گھوریں۔۔کھسیانی ہنسی۔۔۔

"تمہیں لگ رہا تھا ہم کچھ ایسا بدتمیز سا جواب دیں گے۔۔تو غلط سوچ رہی تھی۔۔میں ایسی کوئی بدتمیزی نہیں کرنے والی تھی۔۔میں تو یہ کہنے والی تھی کہ ابھی ہم شروع کرنے والے ہیں شاپنگ۔۔"زبردستی ہنستے ہوئے اس نے ٹون بدل جو بات سنبھالنے کی سعی کی تو غصہ ہونے کے باوجود بھی وہ تینوں اس کی کھسیانی صورت دیکھ مسکرا اٹھیں۔۔

"اچھا جی۔۔پر بدتمیز سا جواب تو آپ دے ہی چکی ہیں۔۔خیر جو کرنا ہے جلدی کریں۔۔دادو نے صرف دو گھنٹے کا وقت مقرر کیا تھا۔جیسے ہی دو گھنٹے تمام ہوئے میں ایک سکینڈ مزید آپ سب کو باہر نہیں رہنے دوں گی۔۔آئی سمجھ!"وہ تو ایسے دھونس جما کر بات کر رہی تھی گویا ملازمہ نہیں سچ میں ان کی نگران ہو۔۔۔اس لمحے آرڈر پاس کرتی گلابو (چغل خور) انھیں زہر سے بھی کوئی کڑوی شے لگی۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جی پتا ہے۔۔ہم مینیج کر سکتے ہیں."سحر نے ناک بھوں چڑھاتے ہوئے اسے باز پرس کی " اور ایک طرف جیولری شاپ میں گھس گئی۔۔وہ تینوں حیرانی سے یک دم نخوت میں گھلتے اس کے تیور دیکھ فوراً اُس کے پیچھے لپکیں۔۔۔

دس منٹ تک شاپ سے باہر آجایئے گا چاروں!" باہر ہی رک کر ان کے انتظار کر سوچ " گلابوں نے عقب سے ہانک لگائی تھی۔۔

یہ تو نگران کم اسٹاپ واچ زیادہ لگ رہی ہے مجھے"اندر پہنچتے ہی بگڑے موڈ سے ذوبیہ نے " تبصرہ کیا تھا۔۔پہلے ہی شاپنگ کا سارا جنون صفر ہو کر رہ گیا تھا۔۔

یس میم!"ان کے ایک سمت جا کر رکتے ہی ایک شاپ کیپر پاس چلا آیا تھا۔۔ "

کچھ یونیک جیولری ڈیزائن کلیکشن دکھایئے"ان کے کہنے پر لڑکے نے بہت سے کچھ ڈیزائن " کانچ کے کاؤنٹر پر پھیلائے۔۔اطراف میں بھی بہت سے ڈیزائن لٹکے ہوئے تھے۔۔ہر دیوار نت نئی جیولری سے چکاچوند مزین تھی۔۔۔انھوں نے جیولری پسند کی اور آپسی صلاح مشورے سے ایک دوسرے کو تاکید اور نصیحت کے بعد بیس منٹ لگا خرید کر باہر نکل آئی تھیں۔۔گلابو ایک کنارے پر قدرے چھاؤں والے شیڈ کے نیچے کھڑی اُکتاہٹ کا شکار ملی۔۔ان کے باہر نکلتے ہی تپی ہوئی شیڈ سے نکل آئی۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

".دس منٹ کہا تھا بیس منٹ لگے ہیں "

ان کے پاس پہنچتے ہی وہ جتا کر بولی۔۔

اوہ اچھا!"اس سے مکمل لاتعلق کھڑیں چاروں نے شانے اچکا دیئے تھے۔۔ "

پھر بے نیازی سے آگے چل دیں۔۔جہاں اب ان کا ارادہ جوتے لینے کا تھا۔۔۔

اب پیچھے ایک گھنٹہ اور دس منٹ بچے ہیں۔۔جس میں سے بھی آدھا گھنٹہ واپسی کا ٹائم نکال " کر پیچھے چالیس منٹ بچے۔۔اب جو بھی لینا ہے ان ہی چالیس منٹوں میں نپٹانا ہو گا۔۔"وہ ان کے پیچھے چلتی ہوئی وارننگ دے رہی تھی۔۔ان چاروں نے آنکھیں گھما دیں۔۔گویا اس کی کسی وارننگ کو سنجیدہ لینے کا کوئی ارادہ نہ ہو۔۔۔

یار اس گلابوں کا بار بار بجتا الارم مجھے سکون سے کچھ نہیں خرید نے دے گا۔۔۔اتنے کم " وقت میں کیسے ہم شاپنگ کر سکتے ہیں ٹھیک سے۔۔میری بات سنو!اس گلابو کا کوئی انتظام کر لو۔۔"ذوبیہ نے دھیرے سے ان کو کہا تھا۔۔اس سے واقعی اتنی جلد بازی میں شاپنگ نہیں ہو پاتی تھی۔۔

مثلاً؟؟"اذنہ نے بے زاری سے پوچھا۔۔ "

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جیسے کہ اس سے کچھ دیر کے لئے پیچھا نہیں چھوٹ سکتا؟" ذوبیہ کی جگہ سحر نے مفہوم تک پہنچتے ہوئے یوں عام سے لہجے میں کہا جیسے گنے کا رس پینے کی بات کی ہو۔۔ سونیا نے منہ بسور کر اسے دیکھا۔۔

"تین سالوں سے پیچھا نہیں چھڑا سکے اور تم کچھ دیر کی بات کرتی ہو۔۔۔۔ یہ تو وہی مثال ہوئی کہ آنکھ ہے بھری بھری اور تم مسکرانے کی بات کرتے ہو۔۔۔"

"یہ مثال نہیں گانا ہے۔۔" ذوبیہ کو تپ چڑھی۔۔۔ سلگ کر کٹیلی نظروں کا وار کیا۔۔

"جو بھی ہے۔۔۔ ہم پر ٹھیک ٹھاک فٹ بیٹھتا ہے۔۔"

"ٹھیک ٹھاک سے یاد آیا۔۔ مجھے ٹھیک ٹھاک چکر آرہے ہیں۔۔۔" سحر باقاعدہ کنپٹی پر انگلیاں جما کر لہراتے ہوئے آنکھیں پٹپٹا نڈھال ہوئی۔۔ اس کے ساتھ چلتی سونیا نے اسے بروقت تھاما۔۔ وہ دونوں چچا زاد کم پارٹنرز زیادہ تھی۔۔ (کرائم پارٹنر)

"تمہیں کبھی چکر نہیں بھی آتے۔۔ تھوڑا وزن بڑھالو۔۔" اذنہ نے گھور کر اس کی پتلی دبلی جسامت پر چوٹ کی۔۔۔

"لیکن اسے تو دادو کے ڈر سے ہی پہلے چکر آتے تھے۔۔ اب کیوں آرہے ہیں۔۔؟"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ذوبیہ نے ذرا فکر مند ہو معقول نقطہ اٹھایا۔

"اب دادو کی اسسٹنٹ جو سروں پر سوار ہیں۔۔" سحر کے چکر اچانک رفع چکر ہوئے تھے۔۔پہلے جو سونیا کے آسرے پر ڈولا رہی تھی اب اسے جھولا کرر کھ دیا تھا۔۔اس کے ڈرامے کو لمحے کے ہزارویں حصے سے سمجھتی فوراً دانت پیس کر اسے چھوڑا۔۔

"یہ ناٹک کیوں کرتی ہو تم۔۔" اسے تو اب غصہ ہی آگیا تھا۔۔سحر کی ایسی پختہ اداکاری اُف۔۔۔۔

"میں کوئی ناٹک نہیں کر رہی مجھے سچ میں چکر آرہے ہیں۔۔اس گلابو کا کوئی انتظام کر لو۔۔ورنہ چکر بڑھ بھی سکتے ہیں۔۔" اس نے دھمکی لگائی تھی۔۔

"افوہ۔۔تم لوگ آہستہ آہستہ نہیں بول سکتیں۔۔وہ پیچھے ہی چل رہی ہے۔۔" ان کی بلند ہوتی آوازوں پر اذنہ کے غصے سے قفل لگائے تھے۔۔۔وہ تینوں ہی چونکی اور مڑ کر پیچھے دیکھا۔۔چند قدم کی دوری پر ہی تو وہ تھی جس کے بندوبست کے یہاں پلان بن رہے تھے۔۔

"یار اذنہ یہ ٹھیک کہہ رہی ہیں بس کچھ دیر اس کا کچھ کر لو نا۔۔ہم سکوں سے شاپنگ کر لیں گے۔۔" ذوبیہ نے منت بھرے لہجے میں روہانسی شکل بنائی تھی۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اذنہ نے آنکھیں چھوٹی کر کے گھورا۔۔جب باقی دونوں بھی اس کے سر ہوئیں۔۔

"اچھا ٹھیک ہے۔۔ چلو میں بتاتی ہوں کیا کرنا ہے..؟" وہ ان تینوں کی منتوں پر رحم کھاتی ہوئی آگے ایک شوز شاپ میں گھس آئی تھی۔۔گلابو باہر ہی رک کر سامنے لگے اسٹال پے سجی گھڑیاں دیکھنے لگی۔۔جب انھوں نے اسے بالکل گھڑیوں میں مدغم پایا تو اذنہ کے اشارے پر تیر کی طرح وہاں سے نکل کر ایک تنگ گلی میں گھس گئی تھیں۔۔اذنہ کے پلان کے مطابق انھیں گلابو کو جھانسا دے کر اس سے الگ ہونا تھا اور وہ موقع گلابو نے دے دیا تھا۔۔دوسری طرف مارکیٹ میں آتے ہی انھوں نے ہنستے ہوئے چین کا سانس لیا تھا۔۔اب انھیں ایسا لگ رہا تھا کسی قید سے سچ مچ خلاصی ملی ہو۔۔اور وہ کھلی فضا میں سانس لے رہی ہوں۔۔

"واہ اذنہ کیا پلان تھا۔۔فوراً کامیاب ہو گیا۔۔" سونیا نے داد دی۔

"بس ہماری اس خوشی کو نظر نہ لگ جائے." سحر نے اندیشہ ظاہر کیا۔۔

"تو نظر لگنے سے پہلے شاپنگ کر لیتے ہیں۔۔جب تک اس کی نظر ہمیں ڈھونڈے گی تب تک ہم فری ہو چکے ہونگیں۔۔" ذوبیہ نے ہدایت کی۔۔"پرفیکٹ!" اذنہ نے ڈن کا اشارہ کیا اور پھر وہ اطمینان سے شاپنگ میں مصروف ہو چکی تھیں۔۔کوئی اب ٹائم گنوانے والا نہیں تھا۔۔نہ کوئی ان کی نگرانی کرنے والا تھا۔۔وہ کھلے عام مارکیٹ میں چلتی پھرتی شاپنگ میں مصروف تھیں

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

۔۔عبایا میں چاروں دھوپ اور گرمی سے بے حال ہوئیں تو ساری شاپنگ تمام کر وہ فوڈ ایریا میں چلی آئیں۔۔اندر بنے کیبن میں بیٹھ کر انھوں نے برگر بریانی اور چنا چاٹ کے ساتھ ملک شیک آرڈر کیا اور ساتھ میں پانی کی بوتل بھی منگوالی۔۔جیسے ہی بیرے نے کیبن میں ان کا آرڈر رکھ کر گیا۔تو انھوں نے تب جا کر کہیں حجاب اتارے تھے۔چاروں کے چہرے پسینے سے تر تھے۔۔۔اس کے بعد خوب ہنسی ٹھٹھول کرتے ہوئے وہ اسٹریٹ فوڈ سے سیر ہوئی تھیں ۔۔خوب آدھا گھنٹہ انھوں نے موج مستی کرتے ہوئے گزارا۔۔۔پھر دوبارہ حجاب پہنتی باہر نکل آئیں۔۔گلابو کے لئے اس کا من پسند چیز برگر اور شورمہ پیک کرایا۔۔ایک عدد پارسل شیک اور پانی کی بوتل بھی خریدلی۔۔پھر وہ وہاں سے اسی طرف آئی تھیں۔۔فون صرف اذنہ ہی لائی تھی۔۔جو گلابو سے الگ ہونے پر اس نے آف کر دیا تھا۔۔اب آن کیا تو گلابو کی ان گنت کالز آئی ہوئی تھیں۔۔اسے ہنسی آئی جسے ضبط کرتے ہوئے کال بیک کی۔۔۔

کچھ دیر گھنٹی بجتی رہی مگر پہلے تو وہ اٹھا نہیں رہی تھی۔۔پھر کچھ دیر بعد اٹھایا تو کچھ بول نہیں پائی ۔۔لیکن اذنہ کو وہاں کچھ لوگوں کی تیز غصیلی آوازوں کی تکرار سنائی دی تھی۔۔۔اذنہ کو ایک دم ہی کسی انہونی کے احساس سے دوچار کیا۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہیلو گلابو!! کیا ہوا ہے۔۔ بولو کچھ۔۔ کیسا شور ہے پیچھے۔۔؟" اذنہ ایک دم تشویش میں آئی ۔۔ آپس میں گوس اپ کرتی وہ تینوں بھی سنجیدگی سے متوجہ ہوئیں۔۔ پیشانی پر بل ڈال کر اشارے سے "کیا ہوا ہے" پوچھا۔۔ اذنہ نے نا سمجھی سے سر نفی میں ہلایا۔۔ مگر دوسری طرف سے کچھ چوری ہوا ہے کا شور سن کر اسے کچھ کچھ معاملہ سمجھ میں آیا تھا۔۔ شاید جہاں وہ تھیں وہاں کچھ کسی کا چوری ہوا تھا۔۔

"گلابو بتاؤ کیا ہوا ہے۔۔ تم اس وقت کہاں ہو۔۔؟" اب کی بار اذنہ کی سنگین آواز پر دوسری طرف سے گھبرائی ہوئی گلابو کی دھیمی آواز سُنائی دی تھی۔۔ اس نے اس جگہ کا حوالہ دیا تھا ۔۔۔ اور بچپن سے وہاں شاپنگ کرنے آتی وہ چاروں اس مارکیٹ کے چپے چپے سے واقف تھیں ۔۔ فوراً وہ اس جگہ پر پہنچی تھیں۔۔ جہاں اچھا خاصا جمگھٹا لگا ہوا تھا۔۔ ادھر ادھر سے کچھ دکاندار اور گاہکوں کا رش تانک جھانک کرتا تماش بین بنا ہوا تھا۔۔ ان کی چھٹی حس تیزی سے بیدار ہوئی ۔۔ وہ بے اختیار ہی اس جھنڈ کو چیر کر آگے جا پہنچیں۔۔ جہاں ایک راہ گیر واویلا مچا رہا تھا اور گلابو پر چیخ کر ارد گرد کے لوگوں کی تائید بٹورتا الزام تراشی کرتا جا رہا تھا۔۔۔

"کیا ہو رہا ہے۔۔ گلابو کیا ہوا؟" اذنہ تیر کی طرح اس کے پاس پہنچی تھی۔۔ اذنہ کا سہارا پاتے ہی گلابوں جو پہلے ڈری سہمی ششدر کھڑی اس آدمی کی الزام تراشی سن سن رہی تھی۔۔ ایک دم

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔ گلابو کو روتا دیکھ اذنہ کا دل کٹا۔۔۔ جبکہ باقی تینوں بھی فوراً ان کے پاس ڈھال بنی پہنچ چکی تھیں اور اب وہاں درپیش آیا معاملہ سمجھنے کی کوشش کر رہی تھیں۔۔

" اذنہ آپی میں نے کوئی چوری نہیں کی۔۔۔ یہ انکل پتا نہیں کیوں مجھ پر جھوٹا الزام لگائے جا رہے ہیں۔۔" ہچکیوں سے روتی گلابو خود ترسی کا شکار ہو اذنہ کی آغوش میں سمٹی تھی۔۔ اور اذنہ نے بھی اسے سمیٹ لیا تھا۔۔ جبکہ باقی تینوں اس آدمی پر برس پڑیں تھی۔۔ اس کی اتنی ہمت کہ گلابو پر الزام تراشی کی۔۔ وہ اس وقت سارے اختلاف بھلائے اس کے لئے لڑ پڑی تھیں ۔۔ جبکہ اذنہ بس گلابو کو حوصلہ دینے کی کوشش کر رہی تھی۔۔

" ارے آپا پہلے آپ پتا تو کر لیں یہاں ہوا کیا ہے۔۔؟" اس آدمی نے ذرا سا گڑ بڑا کر ان تینوں کی تیز چلتی زبان کے جوہر دیکھ کہا۔۔ وہ گلابوں جیسی کمزور لڑکی کو دباتا آدمی اب اپنی ٹکر کے کسی کو میدان میں کودتے دیکھ بڑی شائستہ ٹون اپنا چکا تھا۔۔

" آں۔۔۔۔ آپا۔۔۔" سحر کو صدمہ لاحق ہوا۔۔۔

اس کے دبلے پتلے سراپے پر تو کم از کم یہ لفظ "آپا" بہت بھاری تھا۔۔۔ اس آدمی کو انتقام جو نظروں سے گھورتے ہوئے کمر پر ہاتھ رکھا۔۔ اس کے دماغ پر یہ لفظ ہتھوڑا بن کر لگا تھا۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

شرم نہیں آتی۔۔میرے چاچا کی عمر کے ہو اور اپنے سے پندرہ سال چھوٹی لڑکی کو آپا بلاتے ہو۔۔بیٹا نہیں بلا سکتے۔۔"

سحر کو سراسر اپنی توہین محسوس ہو رہی تھی۔سارا کشیدہ ماحول بالائے طاق رکھ چلاتے ہوئے اس آدمی کو بھری مارکیٹ میں خجل کیا۔۔

وہ گڑبڑا گیا۔۔

"سوری بیٹا۔۔میں نے دھیان نہیں دیا۔۔آپ عبایا حجاب میں تھیں تو اندازہ نہیں لگا سکا۔۔"اس نے کھسیا کر خجالت سے بات بنائی۔۔جس پر مزید سحر کا منہ کھلا۔۔

"تو کیا اب میں حجاب اتار کر اپنی عمر کا اشتہار لگاتی پھروں۔۔یہ آپ کی پیورٹی ہونی چاہیے کہ آپ ہر لڑکی کو بیٹا ہی بلائیں۔۔"سحر کو اصل مدعے سے ہٹ کر اپنے ہی مسئلوں پر سرگرم دیکھ ان تینوں نے سر پیٹ لیا۔۔۔جبکہ وہاں لگا ہجوم اس عبائے میں ایستادہ بے حد اسمارٹ لڑکی کے حجاب کے پیچھے سے گل افشانی سنتا ہق دق سراسیمہ کھڑا تھا۔۔

"سحر چپ کر جاؤ!"اذنہ نے سنجیدگی سے آنکھیں دکھائیں۔۔اور سونیا ذوبیہ کی خاموش لیکن کڑی گھوریاں ملیں۔۔گلا بواب کافی حد تک سنبھل چکی تھی۔۔

”آپ بتائیں کیا ہوا ہے۔۔کیوں آپ اس پر الزام عائد کر رہے ہیں۔۔؟“اب کی بار ذوبیہ نے ٹھوس لہجے میں دریافت کیا تھا۔۔

”میں یہاں کھڑا اپنے بچے کے لئے واچ دیکھ رہا تھا اور اس لڑکی نے میرا بٹوہ چرا لیا۔۔“آدمی سحر نامی آفت سے جان خلاصی پر دعا گو ہوتے ہوئے اب ذرا غصے سے گلابو کو سخت نظروں سے گھورتے ہوئے بولا تھا۔۔جس پر چاروں کی گردنیں ایک لمحے کو مشینی انداز میں گلابو کی سمت گھومی تھیں۔۔ان کی سخت سنجیدہ نظر کی روداد سمجھتے گلابو نے برجستگی سے سر نفی میں ہلا یا۔۔

”میں نے کچھ نہیں چرایا۔۔میرا یقین کریں.!“گلابو نے ان چاروں کو دیکھ کر شدت گریہ سے یقین دہانی کرائی تھی اور اس کی سچائی پر انھیں یقین تھا۔۔

”آپ کیسے جانتے ہیں کہ آپ کا بٹوہ اسی نے چرایا ہے۔۔“سونیا نے تیکھے چتوں اُٹھائے۔۔

”ہاں آپ نے خود دیکھا چراتے ہوئے۔۔“ذوبیہ نے سونیا کی تائید کر مزید کہا۔۔

”کوئی ثبوت ہے آپ کے پاس۔۔؟“یہ اذنہ تھی جس کے ساتھ ابھی تک گلابو یوں چپکی کھڑی تھی گویا وہی آخری سہارا ہو۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

نہیں۔۔ لیکن میرے پاس یہی لڑکی کھڑی تھی۔۔اسی نے چرایا ہو گا۔۔آپ اسے کہیں " برائے مہربانی میرا بٹوہ لوٹا میں کچھ نہیں کہوں گا۔۔چپ چاپ چلا جاؤں گا۔۔ورنہ مجبوراً مجھے پولیس۔۔۔"

" آپ کیا بلائیں گے پولیس کو بلکہ پولیس تو ہم بلاتے ہیں اور کرواتے ہیں آپکو اندر کسی شریف لڑکی پر بے جا الزام لگانے کا اس کو بھرے مارکیٹ میں بے عزت کرنے کے جرم میں۔۔۔ جانتے نہیں ہو آپ ابھی ہمیں اور ہمارے خاندان کو۔۔ڈپٹی کمشنر میرے پاپا کے دوست ہیں۔۔"سحر پھر سے تلملاتے ہوئے دھمکی لگا آخر میں بہت بڑی بھڑک مار چکی تھی۔۔اور اب ایسے تن کر کھڑی تھی جیسے اس دنیا کا سب سے بڑا معرکہ سر انجام دے دیا ہو۔۔اور اب اعزاز ملنے ہی والا ہو۔۔انھوں نے کرنٹ کھا کر اسے دیکھا۔۔جس کی زبان دادو کے سامنے تو ہلتی تک نہیں تھی اور یہاں وہ نشتر ہی چلائے جا رہی تھی۔۔اس کی بھڑک پر وہ آدمی ذرا سا مرعوب ہوتا دکھا۔۔

" لیکن میرا بٹوہ تو چوری ہوا ہی ہے۔۔اگر اس نے نہیں کیا تو کہاں گیا۔۔میرے پاس یہ کھڑی تھی۔۔"آدمی نے لہجہ حتی المقدور غصیلہ بنایا تھا۔۔اس کی یہ کمزور سی دلیل ان کو پتنگے لگا گئی۔۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

لیکن وہ یہ نہیں کر سکتی۔۔آپ دیکھیں ذرا اس کے پاس کوئی پرس یا اپنا پاوچ تک نہیں" ہے۔۔وہ آپکا بٹوہ چرا کر کہاں رکھے گی۔۔اگر چرایا ہوتا تو اس کے ہاتھ میں ہوتا۔۔ہو سکتا ہے آپ کہیں گرا آئے ہو یا کسی اور نے ہاتھ صاف کر لیا ہو۔۔مگر گلابو چور نہیں ہے۔۔"اذنہ نے سخت گمبھیر انداز میں اس کا دفاع کرتے ہوئے آدمی کو کڑی نگاہوں سے دیکھا تھا۔۔

یہ آپکی کون ہے؟؟"آدمی جھنجھلا گیا تھا۔۔ "

ہماری بہن ہے۔"چاروں نے یک زبان ہو کر ٹھونک بجا کر کہا تو جہاں وہ آدمی سٹپٹایا وہیں " گلابو نے لبالب بھری آنکھوں سے ان چاروں کو دیکھا تھا۔۔ایک دم ہی گلابوں کا دل پھر سے پسیج گیا۔۔۔اب تک کے اپنے رویے پر ندامت کے تنگ گھیرے سے اسے دل سکڑتا محسوس ہوا۔۔پچھتاوے وملال کے بوجھ تلے دباتی گلابو کا دل شدت سے رونے کو کیا۔۔وہ ان سے بیر رکھتی آئی تھی۔۔مگر انہوں نے تو لمحوں میں اسے سمیٹ لیا تھا۔۔کون کہہ سکتا تھا یہ چاروں وڑائچ ہاؤس کی وہیں لاابالی، شریر الھڑ، بانکی سجیلی لڑکیاں ہیں۔۔جو یہاں کھڑی میچیور اور سمجھداری کا مظاہرہ کرتی معاملہ سنبھالنے کو ڈٹ کر کھڑی ہو گئی تھیں۔۔شرم سے گلابو کی گردن جھک گئی۔۔۔حلق میں بہت بری طرح گلٹی ابھر کر معدوم ہوئی تھی۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اذنہ اور بھی بہت کچھ کھری کھری اس آدمی کو سنا رہی تھی۔۔جب سحر کی نگاہ وہاں ہجوم میں کھڑے ایک لڑکے پر پڑی۔۔وہ کچھ عجیب سا لگا تھا۔۔چور نگاہوں سے وہاں کا ہنگامہ دیکھتے ہوئے اس نے اپنی قمیض کی جیب پر یوں ہاتھ دبا رکھا تھا گویا اندر سے کسی شے کے نکل کر بھاگ جانے کا خدشہ ہو۔۔۔اور وہاں تماش بینوں کی طرح کھڑا وہ بار بار گھبراہٹ سے چہرے پر آتے پسینے کو صاف کر رہا تھا۔۔اسے شاید کسی بات کا ڈر تھا۔۔جس کا سایہ اس کے چہرے پر لہرا رہا تھا ۔۔سحر کا ماتھا ٹھنکا۔۔تیزی سے سونیا کے کان میں گھسی۔۔جس کے بعد فوراً سونیا کی متلاشی نظروں نے بھی اسے کھوج لیا تھا۔۔اور پھر جب وہ موقع تاک کر وہاں سے فرار ہونے کے پر تولنے لگا تو ایک ہی زقند میں ان دونوں نے اس منحنی شکل والے لڑکا کا راستہ کاٹ لیا تھا۔۔ان کی تیزی پر وہاں کھڑے کچھ تماش بین ٹھٹک کر پیچھے ہٹے تھے۔۔جبکہ وہ آدمی اذنہ اور گلابو کے ساتھ ذوبیہ بھی اس طرف متوجہ ہوئیں۔۔

" آپ کہاں چلے میاں۔۔کیا چھپایا ہوا ہے جیب میں ؟""سونیا نے چیں بہ جبیں گھوریاں ڈالتے اسے کالر سے دبوچ لیا تھا۔وہ بوکھلا گیا۔۔۔

" ہاں جلدی نکالو کیا چرا کر بھاگ رہے تھے۔۔؟""سحر نے کڑک دار آواز میں خطرناک تیوروں سے ہاتھ سامنے پھیلایا۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

میں۔۔۔کچھ۔۔نہیں۔۔۔"وہ سفید پڑتی رنگت کے ساتھ سر نفی میں ہلاتے خوفزدہ تھا۔

"اچھاتو تم ایسے نہیں مانوں گے۔۔نکالتے ہو یا لگاؤں ایک گھما کر!"ذوبیہ لپک کر سحر اور سونیا کی حمایت کرتی دھمکی لگاتے ہوئے چانٹا لہرا کر دھاڑی تھی۔۔لڑکے نے جیب پر گرفت مزید سخت کر تھوک نگلا۔۔چہرے پر ہوائیاں اڑنے لگیں۔۔

"سونیا اس کی جیب چیک کرو!"اذنہ نے کڑے تیور دکھائے اور نڈر پن سے حکم صادر کیا ۔۔اب خلاصہ کرنا ناگریز ہو چلا تھا۔۔۔سونیا نے فوراً اس کی جیب میں ہاتھ گھسایا۔۔جو کہ پیچھے ہٹتا وہ بالکل نہیں ہونے دے رہا تھا۔سارے لوگ ہکابکا یہ منظر دیکھ نا فہم نگاہیں لیئے کھڑے تھے۔۔۔جبکہ وہ آدمی بھی ذچ ہو گیا۔۔یہاں تو کچھ اور ہی معاملہ چل پڑا تھا۔۔سحر اور سونیا نے زبردستی کر کے اس کی جیب چیک کی تو اندر سے دو عدد بٹوے برآمد ہوئے۔۔سب کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔وہ آدمی بھی دنگ کھڑا تھا۔۔

"یہی میرا بٹوہ ہے."اس میں سے ایک کو فوراً پہچان کر اس نے بے صبری سے شور مچایا تھا ۔۔اور سب میں برقی رو دوڑی تھی۔۔ایک دم سے کچھ مرد حضرات نے اس اصل چور کو فوراً اپنی تحویل میں لیا تھا۔۔سونیا اور سحر قصداً پیچھے ہٹ کر کھڑی ہو گئیں۔۔اصل چور سامنے آگیا تھا۔۔اب وہ جانیں اور ان کا کام۔۔وہ اپنا کام کر چکی تھیں گلابو کو بے قصور ثابت کر کے۔۔۔

چور کہیں کے.."وہ آدمی غصے سے آگ بگولا ہو کر اس چور پر جھپٹا تھا۔۔پاس کھڑے کچھ آدمیوں نے اسے روک کر وہاں ہاتھا پائی نہ ہو اسی لئے معاملہ بردباری سے سنبھالتے ہوئے چور کو پولیس کے حوالے کرنے کا مشورہ دیا تھا۔۔آن کی آن میں وہاں کا منظر بدلا تھا۔۔

"آپ کا نقصان ہوا آپ کا غصہ ہونا بجا تھا۔۔مگر کسی بے قصور پر الزام لگانے سے اچھا تھا آپ اصل چور کو تلاشنے کی کوشش کرتے۔۔بنا کسی ٹھوس ثبوت کے کسی پر بھی بہتان لگانا گناہ ہے ۔۔۔آپ نے ایک لڑکی کو چور سمجھ کر آڑھے ہاتھوں لے لیا۔۔آپ کی ساری توجہ اسی پر تھی۔۔۔فرض کریں ہماری نظر سے وہ بچ کر بھاگ جاتا تو وہ صاف بچ نکلتا اور شک کے دائرے میں ایک بے قصور لڑکی پھنسی رہتی۔۔آپ تو کچھ بھی کر کے اپنا نقصان بھروا لیتے یا شاید اسے پولیس میں پکڑوا دیتے۔۔آپ نے ذرا بھی نہیں سوچا ہو گا کہ آپ کی کسی بھی غلط فہمی کے بنیاد پر ایک معصوم بے قصور کی ساری عزت اس چوری کے الزام میں رل جاتی۔۔۔خدارا اس بات کا احتیاط کیا کریں کہ آپکی زبان سے کسی کا دل نہ دکھے۔۔"

اذنہ نے گمبھیر سنجیدگی اور ملال سے اس آدمی کو ملامت کی تھی۔۔گلابو ابھی تک اس کے پہلو بھی دبکی ہوئی تھی۔۔شاید اس واقعے نے اس کے دل و دماغ پر گہرا اثر چھوڑا تھا۔۔اس کے سارے حواسات سلب تھے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ آدمی اب گلابو سے معافی تلافی کر رہا تھا۔۔اور ساتھ میں ان چاروں سے بھی۔۔ان کی بہادری پر وہاں کھڑا ہجوم اب انھیں سراہ رہا تھا۔۔کس چالاکی سے انھوں نے چور کو پکڑا تھا۔۔۔اب یہ ان کی خوش قسمتی تھی یا اس چور کی بد بختی کہ چوری کرنے کے بعد بھی وہ وہاں موجود تھا۔۔ورنہ اکثریت تو چوری کر کے بھاگ جانے میں بھی عافیت سمجھتی ہے۔۔ مگر یہ چور بہت بے وقوف نکلا۔۔جو اپنی بے وقوفی سے پکڑا بھی گیا تھا۔۔آدمی بہت ممنون تھا۔۔ بار بار سر جھکا کر ان کا شکر گزار ہو رہا تھا۔۔سحر نے باقاعدہ گلابو کو اس سے تین بار معافی بھی دلوائی۔۔اور دو بار اس کے اپنے سے چھوٹی عمر کی لڑکی کو آپا بولنے پر اسے نصیحت بھی کی۔۔وہ بے چارہ اس کی لمبی چوڑی ناصحانہ (گلے پڑی) تقریر پر سر ہلاتا رہا۔۔

آہستہ آہستہ رش ٹلنے لگا۔۔لوگ اپنی اپنی بھاگ دوڑ میں مصروف ہوتے گئے۔۔۔وہ چاروں بھی گلابو کو لیئے اب مارکیٹ سے نکل آئی تھیں۔۔اپنے آپ میں وہ شرمندہ بھی ہو رہی تھیں ۔۔انھیں گلابو کو اکیلے چھوڑ کر جانا ہی نہیں چاہیئے تھا۔۔۔ مگر ہر کام میں اللہ تعالیٰ کی مصلحت ہوتی ہے۔۔اس کی حکمت ہوتی ہے۔۔ہماری زندگی کے بہت سے معاملات واضح نہیں ہوتے۔۔اللہ کے کچھ اسرار سے پردہ نہ ہی اٹھے تو اس میں انسان کے لئے بہتری ہوتی ہے۔۔۔ ضروری نہیں کہ ہر بات فوراً ہی سمجھ میں آ جائے۔۔کچھ باتوں کے راز خاموش وقتوں کی نظر کر

www.novelsclubb.com

دینے چاہیے۔۔وقت خاموشی سے سارے اسراروں کو کھول دیتا ہے نہ بھی کھولے تو جلد بازی نہ کریں۔۔اگر ہر معاملہ ہی سمجھ میں آنے لگ جائے تو رب سے اس کی حکمت کا طلبگار کوئی نہ ہو۔۔مگر ہر معاملہ ایک سبق ضرور چھوڑ جاتا ہے۔۔جس کا اثر ہمارے قلب و ذہن پر پڑتا ہے اور روح جھنجھوڑ دیتا ہے۔۔۔ہماری آنکھیں کھول دیتا ہے۔۔ہمارا برا رویہ۔۔نارواں سلوک ۔۔سب کھل کر آشکار ہو جاتا ہے اور پھر ہمارے پاس صرف ضمیر بچتا ہے بیدار ہو کر سوال اٹھانے کو۔۔۔اور وہی ایک لمحہ ہوتا ہے۔۔اپنی غلطیوں کی تلافی اور اپنی اصلاح کرنے کو ۔۔جب بھی ایسا کوئی وقت آپ کی زندگی میں آئے۔۔تو بنا گھبرائے۔۔بنا جھجکے غلطی کا اعتراف کر کے معافی مانگ لینی چاہیے۔۔کیونکہ ہر چھوٹا واقعہ ایک بڑا سبق دے جاتا ہے۔۔

ایسا ہی کچھ آج ان کی زندگی میں بھی ہوا اور ان چاروں کی سوچ کو ایک نیا رخ ملا۔

www.novelsclubb.com

"گلابو۔۔لو یہ ہم تمہارے لیئے خرید کر لے آئے تھے۔۔دیکھو تو ہنگامے میں یاد ہی نہیں رہا ۔۔" واپسی پر تیزی سے گزرتے مناظر پر پژمردہ نظر جمائے بیٹھی گلابو کے سامنے ایک دم سحر نے کھانے کا شاپر کر دیا۔۔وہ چونک گئی۔۔ گردن موڑ کر اسے دیکھا۔۔وہ بالکل ہلکے پھلکے انداز میں بیٹھی ہوئی تھی۔۔پھر باری باری اس نے سب کے تاثرات کا جائزہ لیا تھا۔۔سب ہی بہت نارمل تھی۔چہرے پر کوئی شائبہ تک نہیں تھا۔۔ایسے مطمئن جیسے تھوڑی دیر پہلے کچھ ہوا ہی نہ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہو۔۔۔اذنہ اپنے فون میں لگی ہوئی تھی۔۔سونیا اور ذوبیہ شاپنگ بیگز کے اندر جھانکتی چیک کر رہی تھیں سامان پورا ہے کہیں چھوڑ کر تو نہیں آئیں۔۔سحر پانی کی بوتل اونچی کر کے حلق میں انڈیل رہی تھی۔۔جو چلتی ویگن کے ہچکولے کھاتے ہوئے احتیاط سے پینا پڑ رہا تھا۔۔

جانے کیوں اس کا دل بھر آیا۔۔اس نے سسکی دبا کر کھانے کا شاپر پکڑ کر کھولا۔۔شاپر اس کی من پسند چیزوں سے بھرا ہوا تھا۔اسے ڈھیر سارا رونا آیا۔۔۔ان چاروں کا خلوص اسے زمین کی گہرائیوں میں اتار رہا تھا۔۔پچھتاؤں اور ملال کی جلتی بھٹی میں اُترتے ہوئے اس نے ملک شیک نکال کر سٹر ولگا منہ سے لگایا۔۔اسے بھوک اور پیاس اب شدت سے لگی تھی۔۔

"یار ہمیں کتنا وقت ہو گیا ہے۔۔دادو نے دو گھنٹے ہی دیئے تھے اور ہمیں تین گھنٹے سے زیادہ لگ چکا ہے۔۔۔ہم دادو کو کیا جواب دیں گے۔۔"ذوبیہ نے اچانک ہول کھاتے ہوئے ان سب کو دیکھا تھا۔۔اس کی بات پر سب کے چہروں پر اب تشویش لہرا گئی تھی۔

....

گھر پہنچتے ہی وہ چاروں بنا دادو کو حاضری لگوائے کمرے میں آ گئی تھیں۔۔۔انھیں دیر سے آنے کا کوئی ٹھوس بہانہ سوچنا تھا۔۔مگر جب آدھے گھنٹے بعد وہ دادو کے ہجرے میں پہنچیں تو خلاف توقع ان کا موڈ بے حد خوشگوار تھا۔۔اور ساتھ ہی گلا بو جانے کیا کہہ کر انھیں مطمئن کیئے بیٹھی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تھی۔انھوں نے شکر کا کلمہ پڑھا۔دادو نے کوئی لعن طعن نہ کی۔۔بس کل کی تیاریوں میں گلابو کو لگا یا ہوا تھا۔۔شام تک سب لان میں اکھٹے تھے۔۔اور بیل درخت کے ساتھ بندھا سکون سے ستا رہا تھا۔۔۔ساتھ ہی عباد اس کی خاطر مدارت میں لگا ہوا تھا۔۔بس ایک ہی رات کا مہمان تھا وہ اور سب اس کے ساتھ ایسے مانوس ہو گئے تھے کہ لگتا تھا برسوں سے ان کے ساتھ ہی رہا ہو۔۔۔اپنے اس پیارے کو اللہ کی راہ میں قربان کرنے کی جتنی خوشی تھی اتنا ہی بچھڑنے کا غم بھی تھا۔۔۔سب لڑکوں میں اور خصوصاً عباد میں محسوس کن اداسی دیکھ سکتے تھے۔وہ صبح سے بیل کے ساتھ ساتھ ہی تھا۔۔۔سب ہی اس کا لگاؤ دیکھ گہری آہ بھر کر رہ جاتے۔۔لڑکیاں تو دادو سے حیرت انگیز طور پہ ملنے والی بچت پر ہی خوش ہو گئی تھیں۔۔آج گلابو بھی گھر نہیں گئی تھی۔۔وہ یتیم تھی اور اپنے ماموں کے گھر رہتی تھی۔۔ممانی کا رویہ اچھا تو تھا مگر مجبوری کا نام شکریہ۔۔۔اس کے پاس رہنے کے لئے چھت نہیں تھی۔۔اور واحد سہارا وہی ممانی کا گھر تھا ۔۔جس کے طعنے کو سنے سنتے ہوئے بھی وہ وہاں رہنے پر مجبور تھی۔۔۔زندگی کی کچھ محرومیاں انسان کو بگاڑ دیتی ہیں۔۔گلابو کی محرومیوں نے بھی اسے ناشکری اور چغل خوری جیسی بہت سی برائیوں میں دھکیل دیا تھا۔۔۔اس کی آزادی بھرا بچپنا چھین کر اس چھوٹی عمر سے ہی لوگوں کے گھروں میں ملازمت کرنے پر لگا دیا گیا تھا۔۔اس کی اصلاح کرنے والا کوئی نہیں تھی۔۔وہ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جن تنگیوں سے لڑتی رہتی تھی اس میں اسے کسی لڑکی کی آزادی بری طرح چبھتی تھی۔۔۔جو خوشیاں اس کے نصیب میں نہیں تھیں انھیں وہ دوسروں کے پاس دیکھتی تھی تو اسے حسد ہوتا تھا۔۔اسی لیئے ان چاروں کی ہر خوشی کا فور کرنا وہ اپنا فرض سمجھنے لگی تھی۔۔اسے لگتا تھا سب کی خوشیوں کو چھین کر وہ اپنی زندگی کا خلاء بھر سکتی ہے۔۔مگر آج وہ جان چکی تھی۔۔کسی کے حصے کا کچھ بھی چھین کر آپ صرف کچھ وقت کی تسکین پا سکتے ہیں۔۔پوری زندگی کا سکون نہیں۔۔۔جو دوسروں کا حصہ ہے وہ انھیں مل کر ہی رہے گا اور جو آپ کے نصیب میں کاتب تقدیر نے لکھ دیا ہے وہ کوئی نہیں چھین سکے گا۔۔بس صحیح وقت آنے کا انتظار کرنا چاہیے۔۔۔اللہ بہتر جانتا ہے کب کیا کس صورت اور کس حال میں عطا کرنا ہے۔۔۔وہ اپنی محرومی کا بدلہ دوسروں سے لیتی آئی تھی۔۔۔بس تھوڑا وقت لگ گیا یہ سمجھنے میں کہ نامساعد حالات میں بہت سے لوگ غلط راہ کا انتخاب کر لیتے ہیں۔۔۔اگر صبر و استقلال سے کام لیا جائے تو آپ کا اللہ آپ کو کبھی راہ راست سے نہیں بھٹکنے دے گا۔۔دادو اس کی تمام محرومی سے واقف تھیں۔۔ تبھی وہ اس کے ساتھ بہت حسن سلوکی سے رہتی تھیں۔۔۔وہ جانتی تھیں۔۔اچھائی برائی کو کاٹتی ہے۔۔۔اور اچھائی نے برائی کو ہرا ہی دیا تھا۔۔دادو نے گلابو کو وڑائچ ہاؤس میں ہی رہنے کا کہہ دیا تھا۔۔اور شام تک وہ اپنا ضروری سامان سمیٹ کر یہاں ہمیشہ کے لئے رہنے بھی آگئی تھی۔۔۔اس

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

نے باقی گھروں کے کام بھی چھوڑ دیئے تھے۔۔اب سے وہ صدا وڑائچ ہاؤس میں ہی رہنے والی تھی۔۔سب نے اس کے سر پر ہاتھ رکھ دیا تھا۔۔اور گلابو بہت خوش تھی۔۔۔دیر سے ہی سہی مگر اسے مخلص رہنما مل گئے تھے۔۔

اب سے وہ وڑائچ ہاؤس کا ہی حصہ تھی۔۔۔اس نے اپنے رویے کی معافی بھی چاروں لڑکیوں سے مانگی تھی۔۔اور وہ وڑائچ ہاؤس کی لڑکیاں تھیں۔۔انھوں نے وہ مان گلابو کو بخشا تھا کہ اس کی آنکھیں چھلک پڑیں تھیں۔۔کوئی بات دل میں نہ رکھی تھی۔۔اس سال کی عید الاضحی نے بہت سے دلوں کے میل اور اختلاف دھو ڈالے تھے۔۔۔سب میں امن و سکون پھیلا دیا تھا

۔۔۔

اگلی صبح بہت روشن اور اجلی ہوئی نمودار ہوئی تھی۔۔سب کے دلوں کو معطر کرتی۔۔مسرور تازگی بھری۔۔فجر کی نماز کے بعد مرد حضرات لڑکوں کو لے کر عید کی نماز پر چلے گئے تھے ۔۔۔خواتین نے میٹھا پکایا۔۔کچھ تیاریاں مکمل کی اور گلابو نے چاروں لڑکیوں کے ساتھ مل کر خوب صبح صبح ہی ہلہ گلہ مچایا ہوا تھا۔۔

مردوں کی واپسی پر قربانی کی تیاری کی گئی۔۔بیل کو بھاری دل کے ساتھ لڑکے نکال کر باہر لے آئے اور قصائیوں کے ساتھ مل کر سنت کو ادا کیا گیا تھا۔۔لڑکیوں کے آنسوں نکل آئے تھے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

۔۔لڑکے اداس ہو گئے تھے۔۔عباد کا بھی دل پسیج گیا۔۔آنکھیں نم تھیں۔۔تین دنوں میں وہ اس سے بہت دل لگا بیٹھا تھا۔۔تو اب اس کی جدائی پر عباد بے حد نمناک آنکھوں کے ساتھ کھڑا اپنے بیل کی کھال بڑی ہی مہارت سے اتارتے قصائیوں کو دیکھتا پلکوں کی نمی جھٹک رہا تھا ۔۔۔گیٹ کے باہر بہت سے ارد گرد کے گھروں کے سامنے بھی جانوروں کی قربانی ہو رہی تھی اور سامنے والے گھر کے سامنے بھی فیض اپنے والد اور چچاؤں کے ساتھ کھڑا سنجیدگی سے اللہ کی راہ میں قربان ہوتے اپنے جانور کو دیکھ رہا تھا۔۔جب اس کی نگاہ عباد پر پڑی۔۔عباد کا سر جھکا ہوا تھا۔۔قصائی اپنے کام میں مصروف تھے۔۔وڑائچ مرد حضرات کچھ ضروری ہدایات جاری کر رہے تھے۔۔۔ہر جانور کے گرد بچوں بڑوں کا ہجوم لگا ہوا تھا۔۔سارے تماش بین تھے۔۔اور کچھ پچھلے محلے کے غریب مسکین گوشت کے انتظار میں کھڑے نظر آرہے تھے۔۔۔کچھ دیر کے بعد باہر ہی چٹائیوں پر شیڈ تلے بیٹھ کر گوشت کے حصے کیئے گئے تھے۔۔رشتے داروں ،ہمسائیوں اور گھر کا حصہ نکال کر باقی سارا گوشت عباد اور المیر نے بانٹ دیا تھا۔۔

وڑائچ ہاؤس میں کوئی گوشت کا اتنا شوقین تو تھا نہیں۔۔اسی لیئے چار پانچ دنوں کا گوشت ہی گھر کے اندر جاتا تھا۔۔باقی سارا باہر سے ہی تقسیم کیا جاتا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

ہر سال میں سب سے زیادہ وڑائچ ہاؤس سے ہی گوشت تقسیم ہوتا تھا۔۔اور اس کے بعد احمد ہاؤس سے۔۔۔سہ پہر تک سب فارغ ہو چکے تھے۔۔

"ماما سارا گوشت اللہ کی راہ میں بانٹ دیا ہے.." گرمی اور دھوپ سے بے حال ہوئے ان دونوں نے صوفے پر ڈھیر ہوتے ہوئے خوش ہو کر اطلاع فراہم کی تھی۔۔

"شکر الحمدللہ۔۔ بانٹنے کے لئے ہی قربانی کی جاتی ہے بیٹا.. سنت ادا ہو گئی۔۔"حسنہ بیگم نے پہلی ہانڈی چڑھائی ہوئی تھی۔۔ساتھ ہی اسماء بیگم نے بریانی کی تیاری کر رکھی تھی۔۔دادو اپنے نئے ٹچ فون (جو ابھی کل ہی ذاکر وڑائچ نے انھیں گفٹ کیا تھا) کو ہاتھ میں لیئے اس کے تمام سسٹم گلا بو کو پاس بٹھائے سمجھ رہی تھی۔۔دو گھنٹے سے گلا بو ان کے ساتھ مغزماری کرتی رہی تھی۔۔جب دادو نے اچھی طرح دماغ کی دہی کی تو وہ زچ ہوتی اٹھ گئی تھی۔۔ مگر دادو کو سسٹم کا س تک سمجھ میں نہیں آیا تھا۔۔اور اب یہ کام بڑی ہی خندہ پیشانی سے بیٹھے اشعر اور حاشر کر رہے تھے۔۔ایک طرف اشعر تو دوسری طرف حاشر بیٹھا تھا۔۔اب پتا نہیں دادو کے پلے کچھ پڑا تھا یا نہیں۔۔ لیکن ان دونوں نے اپنے تیئں بہت اچھے طریقے سے یہ معرکہ سر انجام دیا تھا ۔۔وہ جب مطمئن سے اٹھ کر کچھ دیر سونے چلے گئے تھے۔۔دو گھنٹے بعد اٹھ کر آئے تو بھونچکے رہ گئے۔۔اب عباد اور المیر نئے سرے سے انھیں وٹس ایپ کا سارا سسٹم سکھا رہے تھے۔۔ان

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

دونوں کو اپنی ایک گھنٹے کی جدوجہد ضائع ہوتی محسوس ہوئی۔۔ان کی مغزماری پر دادو نے بڑے ہی اطمینان سے پانی پھیر دیا تھا۔۔

اوراب بڑے ہی غور سے لبوں پہ اپنا ضعیف ہاتھ رکھے ان دونوں کو سن رہی تھیں۔۔

اس کے بعد کھانا بے حد خوشگوار ماحول میں کھایا گیا تھا۔۔

مغرب تک سب نے آرام کیا تھا۔۔پھر جب لڑکے کچھ باربی کیو بنانے کا ارادہ کیئے کمروں سے نکل کر باہر آئے تو سامنے تخت پر نظر پڑتے سب میں ہی حیرانیوں کا کوندا لپکا تھا۔۔دادوا بھی تک ہاتھ میں فون لیئے الجھی الجھی بیٹھی تھیں اوراب چاروں لڑکیاں ان کے گرد بیٹھیں انھیں از سرِنو سمجھانے میں مگن تھیں۔۔

عباداورالمیر روہانسے ہوگئے۔۔پہلے اپنی محنت کے رائیگاں جانے کا غم بس حاشر اشعر کو ہی تھا۔۔مگراب وہ مطمئن تھے۔۔کیونکہ یہ غم اب عباداورالمیر کے چہروں پر بھی چھا گیا تھا۔۔اور اب وہ ان چاروں کو دیکھ کر ہمدردی سے سوچ رہے تھے۔۔کہ دادو کے پلے اب بھی کچھ نہ پڑا ہوگا۔۔کیونکہ سمجھانے والی وہ چاروں تھی۔۔جن پر یہ ایک دادی ویسے ہی بھاری تھیں۔۔

•••••••••••••

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

عید کے تین دن توخوب خوشحال گزرے۔۔رشتے داروں کی دعوتیں اڑائی گئیں۔۔خوب ہلا گلہ بھی ہوا۔۔شام کے وقت فیض کے ساتھ اس کے والدین بھی ملنے چلے آئے تھے۔۔عباد کے توحواس جاتے رہے۔۔فیض کو مارا ایک مکا یاد آگیا تھا۔۔جسے وہ عید کے دنوں میں تو مکمل بھلا ہی چکا تھا۔۔مگر اب ان کی آمد پر وہ اوپر سے جتنا پراعتماد نظر آرہا تھا اندر سے اتنا ہی خائف تھا۔۔کہیں وہ اچانک اس بات کا ذکر نہ چھیڑ دے۔۔ان میں بیٹھنا بھی پڑ رہا تھا کہ عید ملن تھا۔۔مگر کن اکھیوں سے وہ بار بار فیض کو بھی دیکھ رہا تھا۔۔جو فی الحال تو یکسر ہی بے نیاز بیٹھا تھا ۔۔مگر عباد جانتا تھا فیض اس وقت بھرا ہوا ہوگا۔۔اب بارود کو چنگاری کب لگتی اس کا کچھ کہا نہیں جاسکتا تھا۔۔فیض نے ایک بار بھی اسے نہیں دیکھا تھا۔۔ایسا لگتا تھا اسے سرے سے کچھ یاد ہی نہ ہو۔۔

یا تو وہ اس کے دماغ کو الجھانا چاہتا تھا۔۔لیکن فیض کا اس قدر بدلا ہوا رویہ سمجھ نہیں آرہا تھا ۔۔اور عباد کے چہرے پر اس وقت ہوائیاں اڑ رہی تھیں۔۔

گھر کے بڑے تو اپنی گفت وشنید میں مگن تھے۔۔عباد کا اب وہاں بیٹھنا محال ہو رہا تھا۔۔

”پتا نہیں کب ان کی باتیں تمام ہوں گی اور یہ یہاں سے جائیں گے۔۔“عباد بار بار اضطراب سے پہلو بدلتا کڑھ کر سوچ رہا تھا

اور پھر یک دم اٹھ کر پانی پینے چلا گیا تھا۔۔وہ پانی پی ہی رہا تھا جب اسے کچن کی دہلیز پر آہٹ محسوس ہوئی۔۔چونک کر مڑا تو سامنے ہنستا ہوا فیض ہاتھ سینے پر باندھے کھڑا دلچسپی سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔وہ گڑبڑا سا گیا۔۔ نظریں چرا کر ساری توجہی پانی پر مرکوز کرلی۔۔ مگر دل تھا جو تیزی سے دھڑکتا خوف میں مبتلا ہو گیا تھا۔۔وہ اسی طرح اندر چلا آیا۔۔۔

"ڈرو مت۔۔۔اس بار میں کچھ ٹیڑھا پن نہیں کروں گا۔۔بلکہ مجھے افسوس ہو رہا ہے اب تک کے اپنے سارے رویوں پر۔۔میں بہت شرمندہ ہوں عباد۔۔۔۔ہم نے بے جا ہی بچپن سے اب تک کے اتنے انمول اور قیمتی وقت لڑائی جھگڑے اور خنس بازی میں نکال دیئے۔۔میں اب تم سے دوستی کرنا چاہتا ہوں۔۔کیا تم ساری پچھلی دشمنی بھلا کر مجھ سے دوستی کرنا پسند کرو گے۔۔

!یقین جانو دشمن تو اچھا ہوں ہی دوست اس سے بھی اچھا بن سکتا ہوں۔۔آزمالو"

فیض کے چہرے پر حقیقی مسرت تھی۔۔ سچائی تھی۔۔اس کی آنکھیں صداقت کی آمین تھی ۔۔ہلکی پھلکی دوستانہ مگر عاجزانہ درخواست کر رہا تھا۔۔عباد نے کچھ نا سمجھی کی تصویر بنے پیشانی پر بل ڈالے۔۔اس کے اچانک بدلاؤ کی وجہ پہلے ہی کیا الجھا رہی تھی یہ دوستی کی آفر تو بری طرح سکتے میں ڈال چکی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

یہ کیسے ممکن تھا۔۔بچپن کا بیر اور ایک جھٹکے میں فیض دوستی کا ہاتھ بڑھائے کھڑا ندامت سے اسے تک رہا تھا۔۔شاید منتظر تھا۔۔عباد کی بھنویں سکڑی ہوئی تھیں۔۔اگرچہ بہت عجیب لگ رہا تھا تو وہ فیض کا سدھار تھا۔۔

"اس طرح شک کی نگاہ سے مت دیکھو۔۔میں سچ میں بہت شرمندہ ہوں۔۔میں وعدہ کرتا ہوں آئندہ کبھی تمہارا انداق نہیں اڑاؤں گا۔۔ہم اب ہمیشہ اچھے دوست بن کر رہیں گے ۔۔ایک بار تو آزماؤ۔۔!"وہ عباد کی بے اعتباری بھری نظروں سے عاجز آگیا۔۔

"دیکھو تم نے مجھے مارا بھی لیکن میں نے کچھ نہیں کہا تمہیں۔۔"وہ ثبوت دے رہا تھا۔۔

"میں کیسے مان لوں یہ کوئی ڈرامہ نہیں ہے تمہارا۔۔؟؟"عباد اب بھی مشکوک تھا۔۔

"آزما کر!"اس نے گہری آہ بھر پھر سے اصرار کیا۔۔

"اور اگر یہ جھوٹ ہوا تو..؟"اس کے ایک کے بعد ایک خدشات نکلتے آرہے تھے۔۔

"تو سر میرا ڈنڈا تمہارا۔۔"وہ اب ہنسی ضبط کرتے ہوئے اسے یقین دلانے کی کوشش کو کچھ چند بڑھا گیا۔۔حالانکہ عباد کے سامنے پہلے بار اتنی تحمل سے پیش آنا اسے ہنسی دلا رہا تھا۔۔ان میں آج تک ایسی گفتگو بھی تو نہیں ہوئی تھی۔۔جس میں دوستی کا ذرا سا بھی زکر ہوتا۔۔

عباد نے کچھ دیر لبوں پہ مٹھی جمائے سوچا اور پھر کندھے اچکا کر اس کے ہاتھ میں ہاتھ دے مصافحہ کیا تھا۔۔

"چل پھر آج سے آزمائش کا کاؤنٹ ڈاؤن شروع۔۔"اس نے ذرا تیکھے لہجے میں للکارا تھا۔۔اس کا جاندار قہقہ گونجا۔۔۔۔پھر اسے کھینچ کر بغل گیر ہوا تھا۔۔دوستی کی شروعات ایسی ہی ہونی چاہیے تھی۔۔بے تکلفی اور جاندار قہقہوں سے۔۔

"اگر کوئی جھول ہوا نا تو دیکھنا!"اس سے الگ ہونے کے بعد عباد نے دھمکی لگائی تھی۔۔وہ سینے پر ہاتھ رکھ سر خم کرتا مؤدبانہ ہنسا۔۔

"اب تو میرا آرڈر لوگے نا۔۔"فیض دھونس دیتے لہجے میں تصدیق پزیری چاہتا تھا۔۔عباد الجھا۔۔فیض کے لب ہنسی ضبط کرنے کے باعث کانپ رہے تھے۔۔جنہیں وہ بمشکل دانتوں تلے دبائے ایسے سرخ ہوا جیسے ابھی ہنسی کا فوارہ ابل پڑے گا۔

"آرڈر۔۔؟"عباد بالکل بھی اس کی بات نہ سمجھ سکا۔۔

"تم کل سے اسٹیل کے برتن بنانے کا کام شروع کرنے والے ہونا۔۔تو میرا آرڈر۔۔"اس سے پہلے ہی کہ فیض اپنی بات مکمل کرتا عباد نے اس کے باز نہ آنے پر غصے سے چڑ کر دانت پیس

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کراس کی گردن دبوچ اسے جھکا لیا تھا اور پھر اس کی پیٹھ پر مکے یکے دیگرے بعد پڑنے لگے تھے ۔۔وہ اس کی دکھتی رگ پر ہاتھ رکھ ہنسی کی زیادتی سے جھک کر مکے کھاتا فلک شگاف ہنسے جا رہا تھا ۔۔اور عباد بھی ہنستے ہوئے اس سے حساب بے باق کر رہا تھا۔۔باہر آسمان پر جگمگاتا چاند ان کی ہنسی میں ان کا ساتھ دیتا چہار سو چاندنی بکھیر رہا تھا۔۔

•••••••••••••••

سحر جلدی کر لو۔۔کہیں دادو نماز سے فارغ ہو کر باہر آ گئیں نا تو ان سے ہمیں کوئی نہیں بچائے گا۔۔"عصر کے وقت سورج کی زرد پڑتی کرنوں کا عکس آم کے پیڑ پر اپنا رنگ پھیلائے ہوئے تھا۔۔درخت پر چڑھی سحر کے بالوں پر بھی وہ ذرد رنگ چھایا ہوا تھا۔۔وہ ایک ڈال پر پاؤں اٹکائے دوسرے کو موٹے تنے سے جما کر درخت پر لٹکی ہوئی تیزی سے آم توڑ رہی تھی ۔۔اذنہ برامدے میں کھڑی کبھی انھیں تو کبھی اندرونی سمت دیکھتی پہرہ دے رہی تھی۔۔

گلابو ہاتھ میں ٹوکری پکڑے دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑی تھی۔۔اور بار بار ڈر سے تھوک نگلتی اس کاروائی میں ملوث تھی۔۔

ساتھ کروائے داروں کے گھر سے درخت کی شاخیں دیوار پھلانگتی ان کی سمت جھکی ہوئی تھیں ۔۔ایک سمت اس پانچ فٹ کی دیوار پر کھڑی سونیا بھی تیزی سے آم توڑتی نیچے کھڑی گلابو کی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ٹوکری میں اچھالتی جارہی تھی۔۔ جبکہ ذوبیہ گیلری میں کھڑی پہرے پر مامور تھی۔۔۔ کہ کہیں اندر سے کوئی گیلری کی طرف نہ آنکلے۔۔ گیلری کے بے حد پاس درخت کی شاخیں تھیں۔۔۔

"سونیا سحر جلدی کرلو۔۔ کوئی اچانک اندر سے ادھر نکل آیا ناتو میں بھی کچھ نہیں کرسکوں گی۔" ذوبیہ کو بڑی کھلبلی مچی ہوئی تھی۔۔

"ہاں نا۔۔ مجھے بھی شامل کرلیا ہے۔۔ اگر دادو کو پتا چلانا کہ اس بار میں نے آپ لوگوں کا ساتھ دیا ہے تو میری لگ جائے گی۔۔" گلابو کا حلق خوفزدگی سے خشک ہوا جارہا تھا۔۔ پہلی بار ان کی کسی واردات میں ان کا ساتھ دے رہی تھی۔۔ اس کے وجود میں واضح کپکپاہٹ ہورہی تھی۔۔ ٹانگیں لرز رہی تھیں۔۔

"گلابو تم تو چپ ہی کرجاؤ! اتنا کیوں ڈر رہی ہو۔ ہم ہیں نا" سحر نے جھنجھلا کر بار باران کے مخل پر ناک سے مکھی اڑادلاسادیا تھا۔۔

"اسی بات کا تو ڈر ہے..." گلابو روہانسی ہو بڑبڑائی۔۔ سونیا نے کینہ ساز نظر سے مشتبہ ہو گھورا۔۔ شاید اس کی بڑبڑاہٹ سن لی تھی۔۔ سونیا سحر جتنی اونچی نہیں تھی۔۔

"!سحر دادو۔۔ "

سونیا نیچے اتر جلدی۔۔۔"ذوبیہ نے گیلری سے اور اذنہ برآمدے کی طرف سے ڈری ہوئی"
بھاگ کر چینخی تھی۔۔انھوں نے دادو کا چہرے کے پر جلال تاثرات لیئے اپنی لاٹھی خطرناک
انداز میں تھامے باہر آرہی تھی۔۔

شاید انھیں پتا چل گیا ہے۔۔"گلابو کی گھگھی بندھ گئی۔۔دادو کا نام سن کر ہی آم سے بھری "
ٹوکری وہی زمین پر دے ماری۔۔

کسی نے مقبری کی ہے۔۔"سونیا ایک دم دیوار سے کودی تھی۔۔ "

سحر کے لئے اتنی تیزی میں اترنا مشکل تھا۔۔تبھی گھبرا کر سمجھ نہ آیا کہاں سے چھلانگ لگائے
۔۔اذنہ اپنے پیچھے پیچھے کڑے تیوروں سے چل کر آتی دادو سے بچ بچاتی ان تک بھاگ کر پہنچی
تھی۔۔ذوبیہ تو فوراً دادو کے خونخوار تیوروں کو دیکھ گیلری سے ہٹ کر دانستہ ایک جھٹکے سے
پردوں کی اوٹ میں چھپی تھی۔۔

جبکہ لان تک پہنچی دادو نے خوف سے منجمد کھڑی اذنہ سونیا اور گلابو کو گھور کر دیکھا تھا۔۔سحر
بے چاری تو ابھی درخت سے ہی اتر نہیں پائی تھی۔۔کہ اسی حالت میں پکڑی گئی تھی۔۔دادو کا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

چھاپہ پڑ چکا تھا۔۔ سحر ڈر سے کانپ رہی تھی۔۔اور جس طرح اترنے کے پر تول رہی تھی اسی طرح ہی وہ مجسمہ بن کر رہ گئی تھی۔۔

سب کے چہرے فق تھے۔۔ لرزتے ہوئے سب نے گردنیں اٹھا کر گیلری کی سمت دیکھا۔ جہاں کی خالی جگہ منہ چڑا رہی تھی۔۔ ذوبیہ موقعے سے فرار تھی۔۔

ان سب نے تھوک نگلا۔۔اور پھر اناًفاناً دادو کی لاٹھی ہوا میں لہرائی تھی اور مجسمہ بنی سحر کا پاؤں پھسلا تھا۔۔وہ دھڑام سے نیچے آ گری اور باقی سب کی سب ڈر سے چلاتے ہوئے ادھر ادھر بھاگ نکلی تھیں۔۔۔ دادو نے سامنے گری سحر کو جا لیا تھا۔اور پھر سب کی چیخوں نے وڑائچ ہاؤس کے در و دیوار ہلا کر رکھ دیئے تھے۔۔۔

اندر سے بڑی خواتین بھی ان کے شور سن باہر نکل آئیں۔۔اور سامنے کا منظر دیکھ وہ ناسمجھی سے کھڑی تھیں۔۔ جہاں سحر کا مروڑا ہوا کان دادو کے ہاتھ میں تھا اور وہ لنگڑاتے ہوئے ان سے منتیں کر رہی تھی۔۔اور باقی سب ادھر ادھر لان کے کونوں میں دبکی اس کی حالت پر بے تحاشا ہنسے جا رہی تھیں۔۔

"یہ کیا شور ہے اتنا۔ایک تو کوئی شریف بندہ یہاں سکون سے سو بھی نہیں سکتا۔۔اچھا خاصا سکون سے سو رہی تھی۔۔"ذوبیہ نیند کے جھلکوں سے بے ڈول چل کر آتی کھلے بکھرے بالوں

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کے ساتھ جمائی روکتی ہوئی زبردست قسم کی اداکارہ لگ رہی تھی۔۔ تمام لڑکیوں نے کرنٹ کھا کر اس کی ایکٹنگ دیکھی تھی۔۔ منہ مارے صدمے کے کھل گیا تھا اور آنکھوں میں مبارزت بھرے وہ اسے گھورے جا رہی تھیں۔؟

سحر جلدی کرلو۔۔ کہیں دادو نماز سے فارغ ہو کر باہر آگئیں نا توان سے ہمیں کوئی نہیں بچائے گا۔۔"عصر کے وقت سورج کی زرد پڑتی کرنوں کا عکس آم کے پیڑ پر اپنا رنگ پھیلائے ہوئے تھا۔۔ درخت پر چڑھی سحر کے بالوں پر بھی وہ زرد رنگ چھایا ہوا تھا۔۔ وہ ایک ڈال پر پاؤں اٹکائے دوسرے کو موٹے تنے سے جما کر درخت پر لٹکی ہوئی تیزی سے آم توڑ رہی تھی۔۔ اذنہ برامدے میں کھڑی کبھی انھیں تو کبھی اندرونی سمت دیکھتی پہرہ دے رہی تھی۔۔

گلابو ہاتھ میں ٹوکری پکڑے دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑی تھی۔۔ اور بار بار ڈر سے تھوک نگلتی اس کاروائی میں ملوث تھی۔۔

ساتھ کروائے داروں کے گھر سے درخت کی شاخیں دیوار پھلانگتی ان کی سمت جھکی ہوئی تھیں۔۔ ایک سمت اس پانچ فٹ کی دیوار پر کھڑی سونیا بھی تیزی سے آم توڑتی نیچے کھڑی گلابو کی ٹوکری میں اچھالتی جا رہی تھی۔۔ جبکہ ذوبیہ گیلری میں کھڑی پہرے پر مامور تھی۔۔۔ کہ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کہیں اندر سے کوئی گیلری کی طرف نہ آنکلے۔۔ گیلری کے بے حد پاس درخت کی شاخیں تھیں۔۔۔

"سونیا سحر جلدی کر لو۔۔ کوئی اچانک اندر سے ادھر نکل آیا نا تو میں بھی کچھ نہیں کر سکوں گی۔" ذوبیہ کو بڑی کھلبلی مچی ہوئی تھی۔۔

"ہاں نا۔۔ مجھے بھی شامل کر لیا ہے۔۔ اگر دادو کو پتا چلا نا کہ اس بار میں نے آپ لوگوں کا ساتھ دیا ہے تو میری لگ جائے گی۔۔" گلابو کا حلق خوفزدگی سے خشک ہوا جا رہا تھا۔۔ پہلی بار ان کی کسی واردات میں ان کا ساتھ دے رہی تھی۔۔ اس کے وجود میں واضح کپکپاہٹ ہو رہی تھی۔۔ ٹانگیں لرز رہی تھیں۔۔

"گلابو تم تو چپ ہی کر جاؤ! اتنا کیوں ڈر رہی ہو۔ ہم ہیں نا" سحر نے جھنجھلا کر بار بار ان کے مخل پر ناک سے مکھی اڑا دلا سا دیا تھا۔۔

"اسی بات کا تو ڈر ہے..." گلابو روہانسی ہو بڑبڑائی۔۔ سونیا نے کینہ ساز نظر سے مشتبہ ہو گھورا۔۔ شاید اس کی بڑبڑاہٹ سن لی تھی۔۔ سونیا سحر جتنی اونچی نہیں تھی۔۔

"!سحر دادو۔۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سونیا نیچے اتر جلدی..."ذوبیہ نے گیلری سے اور اذنہ برآمدے کی طرف سے ڈری ہوئی" بھاگ کر چینخی تھی۔۔انھوں نے دادو کا چہرے کے پر جلال تاثرات لیئے اپنی لاٹھی خطرناک انداز میں تھامے باہر آ رہی تھی۔۔

شاید انھیں پتا چل گیا ہے۔۔"گلابو کی گھگھی بندھ گئی۔۔دادو کا نام سن کر ہی آم سے بھری " ٹوکری وہی زمین پر دے ماری۔۔

کسی نے مقبری کی ہے۔۔"سونیا ایک دم دیوار سے کودی تھی۔۔ "

سحر کے لئے اتنی تیزی میں اترنا مشکل تھا۔۔ تبھی گھبرا کر سمجھ نہ آیا کہاں سے چھلانگ لگائے ۔۔اذنہ اپنے پیچھے پیچھے کڑے تیوروں سے چل کر آتی دادو سے بچ بچاتی ان تک بھاگ کر پہنچی تھی۔۔ذوبیہ تو فوراً دادو کے خونخوار تیوروں کو دیکھ گیلری سے ہٹ کر دانستہ ایک جھٹکے سے پردوں کی اوٹ میں چھپی تھی۔۔

جبکہ لان تک پہنچی دادو نے خوف سے منجمد کھڑی اذنہ سونیا اور گلابو کو گھور کر دیکھا تھا۔۔ سحر بے چاری تو ابھی درخت سے ہی اتر نہیں پائی تھی۔۔ کہ اسی حالت میں پکڑی گئی تھی۔۔دادو کا چھاپہ پڑ چکا تھا۔۔ سحر ڈر سے کانپ رہی تھی۔۔اور جس طرح اترنے کے پر تول رہی تھی اسی طرح ہی وہ مجسمہ بن کر رہ گئی تھی۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سب کے چہرے فق تھے۔۔لرزتے ہوئے سب نے گردنیں اٹھا کر گیلری کی سمت دیکھا۔

جہاں کی خالی جگہ منہ چڑا رہی تھی۔۔ذوبیہ موقعے سے فرار تھی۔۔

ان سب نے تھوک نگلا۔۔اور پھر آناً فاناً دادو کی لاٹھی ہوا میں لہرائی تھی اور مجسمہ بنی سحر کا پاؤں پھسلا تھا۔۔وہ دھڑام سے نیچے آ گری اور باقی سب کی سب ڈر سے چلاتے ہوئے ادھر ادھر بھاگ نکلی تھیں۔۔۔دادو نے سامنے گری سحر کو جا لیا تھا۔اور پھر سب کی چیخوں نے وڑائچ ہاؤس کے در و دیوار ہلا کر رکھ دیئے تھے۔۔۔

اندر سے بڑی خواتین بھی ان کے شور سن باہر نکل آئیں۔۔اور سامنے کا منظر دیکھ وہ ناسمجھی سے کھڑی تھیں۔۔جہاں سحر کا مروڑا ہوا کان دادو کے ہاتھ میں تھا اور وہ لنگڑاتے ہوئے ان سے منتیں کر رہی تھی۔۔اور باقی سب ادھر ادھر لان کے کونوں میں دبکی اس کی حالت پر بے تحاشا ہنسے جا رہی تھیں۔۔

"یہ کیا شور ہے اتنا۔ایک تو کوئی شریف بندہ یہاں سکون سے سو بھی نہیں سکتا۔۔اچھا خاصا سکون سے سو رہی تھی۔۔"ذوبیہ نیند کے جھلکوں سے بے ڈول چل کر آتی کھلے بکھرے بالوں کے ساتھ جمائی روکتی ہوئی زبردست قسم کی اداکارہ لگ رہی تھی۔۔تمام لڑکیوں نے کرنٹ کھا

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کر اس کی ایکٹنگ دیکھی تھی۔۔منہ مارے صدمے کے کھل گیا تھا اور آنکھوں میں مبارزت بھرے وہ اسے گھورے جا رہی تھیں۔۔کتنی بڑی ڈرامہ باز تھی۔۔

"یہ کونسا وقت ہے سونے کا۔" اسماء بیگم نے عصر کے وقت سونے کا سن کر اسے گھر کا تھا۔۔

"بس آنکھ لگ گئی تھی۔۔" اس نے منہ بسور کر کندھے اچکائے اور کن اکھیوں سے اب چاروں کو دیکھ کر آنکھ دبائی تھی۔سب نے تلملاتے ہوئے اس کی شریر مسکراہٹ کو دیکھا تو دل چاہا اس کا سر پھاڑ دیں۔۔جو کہ وہ رات میں پھاڑنے ہی والی تھیں اب۔۔

ان چاروں نے کہاں سدھرنا تھا۔۔وڑائچ ہاؤس میں ان کی باتوں کی جھنکار گونجتی رہتی تھی۔۔ان کے دم سے رونقیں تھیں۔۔روشنیاں تھی۔۔ہنسی قہقہے تھے۔۔خوشیاں تھیں۔چاہتیں اور خلوص تھا۔۔

اور ایک دادی بھی تو تھی۔۔جو سب پہ بھاری تھیں۔۔۔

ختم شد۔۔۔۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB